REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO P/GDP-3

جلد ۳۵ — شمارہ ۳۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر: بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر ۲ پونڈ / ۱۲۰ روپے بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۱۶ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ — ۲۴ وفا ۱۳۶۵ ہش — ۲۴ جولائی ۱۹۸۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور لندن میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

• محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور ہے احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

• مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع تمام درویشان کرام و احباب جماعت خیریت سے ہیں۔

• محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ قادیان بطور جماعتی نمائندہ جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے نیز مکرم سید سعید احمد صاحب [illegible]

مساکن احمدیت قادیان میں

ہفتۂ قرآن مجید بڑے اہتمام سے منایا گیا!

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ ہر سال بڑے جوش و جذبہ اور ذوق و شوق سے ہفتۂ قرآن مجید مناتی ہے اور سات روز تک متواتر سلسلہ تقاریر میں علماء جماعت احمدیہ مختلف موضوعات پر قرآن مجید کی ارفع و اعلیٰ شان اور قرآن مجید کے انتہائی بلند مقام اور حسن بے مثال اور قرآن مجید میں بیان فرمودہ حقائق و دقائق اور علوم و معارف اور فضائل و برکات و انوار ہدایت کو ہماری مجالس میں پیش کر کے یہ بات ہمارے ذہنوں میں واضح کرتے ہیں کہ روئے زمین پر قرآن مجید ہی عالمگیر شریعت اور قابل عمل ضابطۂ احکامِ الٰہی ہے۔

قادیان میں اس سال ۴ جولائی سے ہفتۂ قرآن کریم لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں شروع ہوا۔ ہر اجلاس کے ابتداء میں خاکسار بطور تبرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال زریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات حاضرین کے گوش گزار کرتا رہا۔ ہر اجلاس کی ابتداء تلاوت قرآن مجید اور منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو قرآن کریم کے محاسن اور فضائل پر مشتمل ہے) ہوتی رہی اور ہر اجلاس کا اختتام صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ ہوتا رہا۔

پہلا شبینہ اجلاس

حسب پروگرام ہفتۂ قرآن کا پہلا شبینہ اجلاس مورخہ ۴ جولائی بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل نائب ناظر مقامی تبلیغ منعقد ہوا۔ مکرم حافظ نواب احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام "در فضائل قرآن مجید" سے چند اشعار بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے

"نماز روزہ کا قائم کرنا انبیاء اور مامورین کی آمد کی اصل غرض ہوتا ہے تشریح از روئے قرآن کریم"

کے موضوع پر بڑی معلوماتی تقریر فرمائی۔

دوسرا شبینہ اجلاس

مورخہ ۵ جولائی کو زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ (باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھیں)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح دسمبر ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

(الداعی)
ناظر دعوۃ و تبلیغ
صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

Ahmadiyya Markazi Library
Receipt No [illegible]
Date [illegible]
Qadian 143516

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ

معارفِ قرآن

مرتبہ : محترمہ ثریا غازی صاحبہ لنڈن

ماہ رمضان المبارک میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درسِ قرآن کریم کے تسلسل میں سورۃ فاتحہ کی آیت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔۔۔ الآیہ کی تفسیر بیان فرمائی۔ ذیل میں ۱۸ر مئی ۸۶ء کی مجلس میں بیان فرمودہ معارف ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

(قائم مقام ایڈیٹر)

شریعت مکمل ہو جانے کے بعد بھی نبی کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ ۔۔۔ ختمِ نبوت کا حقیقی مفہوم ۔۔۔

فرمایا ۔۔۔

"ابتدائی نبیوں سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تک مذہب ایک ارتقائی سلسلہ طے کرتا نظر آتا ہے۔ جتنا پرانا مذہب ہے اتنی ہی اس کی تعلیم کم ہے۔ ابتداء میں صرف بنیادی حقوق بتانے پر اکتفاء کیا گیا تھا لیکن زمانے کے ساتھ ساتھ اس کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ تورات میں نہایت تفصیل سے تعلیم دی گئی پھر حضرت عیسیٰ تک آنے والے تمام درمیانی نبیوں نے تورات کی پیروی کی اور تعلیم میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ہنگامی ضرورتِ حال پیدا ہونے پر وہ انبیاء تورات کی تعلیم سے ہی استخراج کر کے فیصلہ دیا کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے بلکہ آپؑ نے یہود پر عائد شدہ ان پابندیوں کو ختم کر دیا جو ان کی متواتر نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو سزا کے طور پر دی گئی تھیں۔ یہود کے نزدیک تورات کی تعلیم میں معافی کی کوئی گنجائش نہیں تھی لیکن قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ معافی کی گنجائش موجود تھی اور حضرت عیسیٰ نے ان حصوں کی طرف توجہ دی جن کو پہلے نظر انداز کر دیا گیا تھا اس پہلو سے حضرت عیسیٰؑ نے حضرت موسیٰؑ کی شریعت مکمل کی۔ اس کے بعد اسلام کا زمانہ آتا ہے اس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے ہر اس مسئلے کی جس سے انسان کا تعلق ہو سکتا ہے اسلام نے وضاحت کی ہے۔ حضرت آدم نے صرف بنیادی تعلیم دی پھر آہستہ آہستہ مختلف پہلو اس میں بڑھائے جاتے رہے تعلیمات میں اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ اسلام کی قطعی اور مکمل تعلیم آگئی مذہبی تاریخ میں کسی نبی نے دوسرے نبی کی تعلیم کی تردید نہیں کی بلکہ پہلی تعلیم میں اضافہ کرتے رہے "اتمام نعمت" سے یہی مراد ہے لیکن آنحضرت صلعم کے لئے اکملیت کے لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے جس کو پہلے کسی نبی کے لئے استعمال نہیں کیا۔ پہلے انبیاء کے لئے جو "اتمام نعمت" کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دریائے زمانہ کے مطابق ہر مذہب میں اضافہ کیا جاتا رہا ہے اور اس وقت کے لحاظ سے وہ تعلیم بہترین تھی اور ان کے حالات کے مطابق تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بہترین ہونے کے ساتھ ساتھ اکمل بھی ہے اکمل میں نہ کسی اضافے کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ کسی کمی کی وہ صرف اس زمانے کے لحاظ سے بہترین نہ تھی بلکہ ہمیشہ کے لئے بہترین ہے یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا شریعت مکمل ہو جانے کے بعد بھی نبی کی ضرورت باقی رہتی ہے انبیاء کرام کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والے نبی بہت ہی کم آئے ہیں قرآن کریم میں بیان فرمودہ کل ۲۵ نبیوں میں سے صرف پانچ شریعت لانے والے ہیں باقی بیس نبیوں کا کیا کام تھا۔ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ ۔۔۔۔۔ کی آیت کے مطابق نبی چار کام کرتے ہیں (۱) یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ (۲) یُزَکِّیْھِمْ (۳) یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ (۴) وَالْحِکْمَۃَ۔ نبی جو شریعت نہیں لاتے وہ باقی کے تین کام سکھاتے ہیں یعنی تزکیۂ نفس کرتے ہیں کتاب سکھاتے ہیں اور دانائی کی باتیں سکھاتے ہیں۔ قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰؑ تک آنے والے تمام نبی یہ کام کرتے رہے موجودہ زمانے میں جب قرآن کریم کی مکمل کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف اتاری گئی تو آخر وہ کونسی چیز ہے جس کی کمی نے مسلمان کو اس مقام سے ہٹا دیا وہ "مزکی" یعنی پاک کرنے والے کی غیر موجودگی تھی حتیٰ کہ خلفاء اور صحابہ کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت میں نمایاں فرق پڑ گیا پھر خلافتِ راشدہ بھی ختم ہو گئی اور آہستہ آہستہ مسلمان انتہائی تنزل کے مقام پر پہنچ گئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ان کو گمراہ شدہ یہود سے تشبیہ دی ہے اب کتاب بھی موجود ہے شریعت بھی مکمل ہے احادیث اور سنت بھی جماعت سامنے ہے۔ پھر بھی مزکی اور معلم کی ضرورت ہے یہ صحیح ہے کہ کتاب میں کوئی فرق نہیں پڑا لیکن اس کے معانی میں فرق ڈال دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ایک قرآن کی بجائے ۷۲ قرآن پیدا ہو گئے ہیں قرآن کریم کے کون سے معنے صحیح ہیں ان کو بتانے کے لئے ایک ایسے ہدایت یافتہ کی ضرورت ہے جس کو آنحضرت صلعم نے مہدی کے نام سے پکارا ہے اور اس کے آنے کی پیشگوئی تھی کہ وہ آکر مسلمانوں کو کتاب سکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے روشنی پا کر لوگوں کو حکمت۔ دانائی کی باتیں سکھائے گا اور مسلمانوں کو پاک کرے گا یہ تمام کام قرآن کریم کے مطابق نبی کے ہیں۔ پس کون کہہ سکتا ہے کہ شریعت کی تکمیل کے بعد ان تینوں کاموں کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا نبوت کی بعثت مندرجہ بالا آیت کے بموجب ہمیشہ جاری رہے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بقول نبوت کی نعمت کو مکمل کرنے کے لئے مبشرات کی ضرورت ہمیشہ رہے گی۔ فرمایا۔ میرے نزدیک اوپر والی تینوں چیزیں یعنی تزکیہ کرنا کتاب سکھانا اور حکمت سکھانا مبشرات کے زمرے میں آتی ہیں۔ جو نبیوں کی معرفت ہمیشہ جاری رہیں گی اگر نبوت کی ضرورت قائم ہے تو اللہ تعالیٰ اس نعمت کو کیوں بند کرے گا کیونکہ اس نعمت کو بند کرنے کا مطلب لعنت بن جاتا ہے جب نبی کسی کو پاک کرتے ہیں تو وہ پاکیزگی نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے جب ہم تزکیہ کرنے والے کسی نبی کا انکار کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نعماء کے ایک حصے کو روک لیا اور اس کو روک لینے کی صرف ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ لوگ ہمیشہ کے لئے اس قدر پاکباز ہو گئے ہیں کہ ان کو نبی کی ضرورت نہیں لیکن ایسا نہیں ہوا آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق ایسا ہونا مقدر بھی نہیں تھا اگر مسلمانوں کی حالت اس قدر خراب ہونے کے باوجود ان کو پاک کرنے کے لئے نبی نہیں آسکتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ میں سے نعماء کا ایک حصہ چھین لیا ہے اسلام سے قبل جب بھی نبی کی ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ نے پہلی امت کی اصلاح کے لئے نبی بھجوائے لیکن امتِ محمدیہ بھٹکتی رہی اور کوئی نہ آئے یہ کس طرح ممکن ہے۔۔۔ اب کتاب کی طرف بھی آئیں کیا آنحضرت صلعم نے مسلمانوں کو کتاب اس طرح سکھا دی ہے کہ اب اس کتاب کے سکھانے والے نبی کی کوئی ضرورت نہیں تب تو ٹھیک ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ حالات اس کے برعکس ہیں ان حالات میں ہمیں ایک ایسے ہدایت یافتہ کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور راہنمائی میں ہمیں کتاب سکھائے اس طرح کہ وہ کتاب معنوی لحاظ سے ایک بن جائے جہاں تک فلاسفی کا تعلق ہے موجودہ علماء نے جو فلاسفی بیان کی ہے اس کی وجہ سے انسان کا ایمان متزلزل ہونے لگتا ہے کیونکہ وہ حقائق سے لُبعد کی وجہ سے ایک عجیب چیز بن گئی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی روشنی میں اسلامی اصول کی فلاسفی کی جو کتاب لکھی تھی اس نے قرآن کریم کی شان کو دوبالا کر دیا ہے

(باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

خطبہ جمعۃ الوداع

عظیم الشان ہے وہ جمعہ جس میں آنحضرت صلعم کے ایک غلام نے دوبارہ بنی نوع انسان کو خدا کی عبادت کی طرف بلانا ہے

یہ جمعہ ایک دن کا نام نہیں بلکہ یہ دور ہے جو احمدیت کا دور کہلاتا ہے جو حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے

اصل جمعہ یہی ہے کہ خدا کی طرف بلانے والے کی آواز پر لبیک کہا جائے

نہ صرف جمعے کی ہر آواز پر لبیک کہیں بلکہ پانچ وقت کی اذانوں کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی عادت ڈالیں

جماعت احمدیہ کے لئے بھی اور غیر احمدی مسلمانوں کیلئے بھی عبادت گزار بندے بننے کے لئے دعا کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۶ را حسان ۱۳۶۵ ہش مطابق ۶ رجون ۱۹۸۶ء کا خطبہ جمعہ جو حضور نے مسجد فضل لنڈن میں ارشاد فرمایا۔ محترم عبد الحمید صاحب نازی نے مرتب کرکے بھجوایا ہے جسے ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

—: مرتبہ: عبد الحمید نازی لنڈن :—

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورہ جمعہ کے آخری رکوع کی تلاوت فرمائی:—

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

پھر فرمایا:—

سال میں باون ہفتے

ہوتے ہیں اور ہر ہفتے میں جمعے کا دن بھی آتا ہے اور ہر جمعے کی اذان کے وقت قرآن کریم مومنوں کو یہ نصیحت فرماتا ہے اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ ..... تَعْلَمُوْنَ کہ جب بھی جمعے کے دن تمہیں نماز کے لئے بلایا جائے فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اللہ کے ذکر، اللہ کی یاد کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آیا کرو وَذَرُوا الْبَيْعَ ... اور

تجارتوں کو چھوڑ دیا کرو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ — یہ تمہارے لئے بہتر ہے کاش کہ تم اس بات کو جانتے فَاِذَا .... الارض - پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ پھر دنیا میں بے شک پھیل جایا کرو وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اور اللہ کے فضل کو چاہو وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا ... تُفْلِحُوْنَ اور اللہ کو بہت کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم نجات پا جاؤ۔

یہ آواز باون مرتبہ ہر جمعے کے دن اٹھتی ہے خواہ کوئی کان اس آواز کو سنے یا نہ سنے مگر وہ آواز جس کو قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا کائنات کا ریکارڈنگ سسٹم اسے ہر دفعہ بجاتا ہے اور جن کے کان سنتے ہیں وہ اس آواز کو سنتے بھی ہیں اور اس کے باوجود اس کو ان سنی کرنے والے بھی بہت سے ہیں لیکن

ایک جمعے کا دن

ایسا بھی آتا ہے جبکہ تمام سننے والے اس آواز کو سنتے بھی ہیں اور لبیک بھی کہتے ہیں اور وہ جمعے کا دن آج کے جمعے کا دن ہے جسے یوم جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے۔ ساری اُمت مسلمہ میں بڑے خلوص اور بڑی عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے اور اس جمعے کے دن کے ساتھ بہت سی توقعات وابستہ کی جاتی ہیں کچھ فرضی ہیں کچھ حقیقی ہیں لیکن بہر حال بہت سی نیک امیدیں اور نیک توقعات اس جمعے کے دن سے وابستہ کی جاتی ہیں یہاں تک کہ بعض سمجھنے والے یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ان دفعہ خدا کی آواز کو رد کرنے کے بعد اگر ایک دفعہ اس آواز پر لبیک کہہ کر ہم اس جمعے کے دن حاضر ہو جائیں گے تو ہماری ان نافرمانیاں بخشی جائیں گی اور ایک فرمانبرداری کو ان نافرمانیوں پر بھاری قرار دیا جائے گا۔ یہ بھی ایک توقع ہے کس حد تک اس توقع میں حقیقت ہے یہ تو عالم الغیب والشہادہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ وہی بہتر جانتا ہے جس نے اعمال اور جزا کے دن ہمارے اعمال کا فیصلہ کرنا ہے مگر

حقیقت یہ ہے

کہ جب ایک پکارنے والا جس کی اطاعت کا انسان عہد کر چکا ہو جس کی اطاعت کے باہر کوئی چارہ نہ ہو کسی کو اپنی اطاعت کی طرف بلاتا ہے تو بندے کا یہی کام ہے غلام کا یہی فرض ہے کہ وہ اس آواز پر لبیک کہے اور اگر کچھ مجبوریاں حائل ہو جائیں بے اختیاری اور بے بسی کی صورت پیدا ہو جائے تو پھر ان کوتاہیوں پر انسان نادم ہو اور استغفار کرے اور شرمندگی کا اظہار کرے تو ایک معقول توقع کی وجہ بن جاتی ہے انسان یہ سوچ سکتا ہے کہ چونکہ بعض بے اختیاریاں اور بعض کمزوریاں میری اطاعت کی راہ میں حائل ہو گئی ہیں اور پھر اطاعت نہ کرنے پر شرمندگی بھی مجھے بہت ہوئی اور اظہار ندامت بھی میں نے کیا اس لئے بعید نہیں کہ وہ مالک سرکار ہمارا رب رحمٰن اور رحیم مجھے بخشش دے اور میری کمزوریوں سے مجھے درگزر فرمائے۔

اس توقع میں ایک معقولیت پائی جاتی ہے اور ہرگز بعید نہیں کہ ایسے نادم دلوں کی توبہ قبول ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ ان سے بخشش کا سلوک فرمائے لیکن جہاں تک۔ اللہ تعالیٰ

کی وحدانیت کا تعلق ہے اس کی چونکہ حد کوئی نہیں اس لئے اس پر یہ پابندی بھی نہیں لگائی جاسکتی کہ سال میں ایک دفعہ بلکہ ساری عمر میں ایک دفعہ لبیک کہنے والے کو بھی وہ بخش نہیں سکتا آخر بے پایاں اور بے کنار سمندر ہے اس کی رحمت کا کہ اس کا کوئی تصور ممکن نہیں ہے اس لئے اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ عقل یہ تسلیم نہیں کرسکتی کہ اکادکا مرتبہ کوئی شخص نافرمانی کرے اور ایک دفعہ خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہے تو اسے بخشا جاسکتا ہے اس لئے انسان یہ فتویٰ بھی نہیں لگا سکتا بالعموم یہ نتیجہ تو ضرور نکالا جاسکتا ہے کہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں سے بھی وہی سلوک کرے جو بے وفاؤں سے کرے یہ ہو نہیں سکتا کہ جو کان اطاعت کے عادی ہوں اور

سمعًا وطاعةً کی آواز

بلند کرنے والے ہوں ان کے ساتھ وہی سلوک فرمائے جو بغاوت کے عادیوں سے فرمائے۔ یہ بالکل الگ مسئلہ ہے لیکن ساتھ یہ کہہ دینا کہ ایک دفعہ آنے والا بخشا نہیں جاسکتا یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی خدا تعالیٰ کی رحمت پر قدغن لگانے کے مترادف ہے۔ میرا تو ایمان ہے کہ سال میں ایک دفعہ چھوڑ کر اگر ساری زندگی میں ایک دفعہ ندامت کے دل کے ساتھ خدا کی آواز پر کوئی لبیک کہے اور پھر وفاداری اختیار کرے اس ایک لبیک کے ساتھ بقیہ زندگی کی وفا کے وعدے شامل ہوں تو نہ صرف یہ کہ بعید نہیں بلکہ ہماری توقع اپنے رب کی رحمت پر یہی ہے کہ وہ اسے بخش دے گا اس سے مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے گا۔

لیکن یہ دو انتہائیں ہیں ان کے درمیان جب عمومًا ہم نظر ڈالتے ہیں تو قرآنی تعلیم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے لئے بہتر یہی ہے اس کے لئے مقام محفوظ یہی ہے کہ ہر سانس اطاعت میں بسر کرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کوئی رات تم پر ایسی نہ گزرے جو تمہاری اطاعت پر گواہی نہ دینے والی ہو کوئی دن غروب نہ ہو جو یہ گواہی دیتے ہوئے غروب نہ ہو کہ اس نے قرآن کریم کے احکام کی پابندی میں وقت بسر نہیں کیا۔ ایک یہ بھی قرآن کریم پر نظر ڈالنے سے نتیجہ نکلتا ہے اور ایک یہ منظر بھی سامنے آتا ہے کہ

خدا کے عارف بندے

جو تقویٰ اور عبادت میں غیر معمولی مقام رکھنے والے ہیں جو انعام کے آخری منازل تک پہنچنے کی سعادت پا گئے اور وہ انعام جو سب سے بالا انعام ہے خدا تعالیٰ نے ان کو نصیب فرمایا وہ تو ڈرتے ڈرتے راتیں بسر کرتے رہے اور ڈرتے ڈرتے دن بسر کرتے رہے ایک ایک لمحے سے خائف رہے کوئی ایک لمحہ بھی خدا کی اطاعت سے باہر نہ گزرے تو پھر یہ تصویر بھی ایک بہت ہی دلکش تصویر سامنے اُبھرتی ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح زندگی بسر ہونی چاہیئے اور جہاں کمزوروں اور گناہگاروں کا ایک منظر ہے اس میں بھی مایوسی کا کوئی سوال اس لحاظ سے نہیں کہ خدا کی رحمت سے بخشش بعید نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک تقویٰ کے اعلیٰ تقاضوں کا تعلق ہے، فرمانبرداری کے حقوق کا تعلق ہے، بندگی کے حقوق کا تعلق ہے آقا اور غلام کے تعلقات کے آداب کا تعلق ہے بہتر اور صحیح صورتحال وہی ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی کہ مومن کی راتیں بھی ڈرتے ڈرتے بسر ہونی چاہئیں اور اس کے دن بھی ڈرتے ڈرتے بسر ہونی چاہئیں اور کوشش بھی ہونی چاہیئے کہ اطاعت سے باہر کوئی سانس نہ آئے اور اطاعت سے باہر کوئی قدم نہ جائے

ان

دو تصویروں کے درمیان

بے انتہا خدا کی مخلوق ہے کوئی ایک کنارے پر کھڑی ہے کوئی دوسرے کنارے پر اور ہر ایک کے معاملات الگ الگ ہیں انسان نہ انسان کے دل کی تہہ تک اُتر سکتا ہے نہ اس لائق ہے کہ وہ کسی پر فتویٰ لگا سکے نہ اُسے یہ توفیق ہے کہ خود اپنے ہی دل کا راز معلوم کرسکے اور بسا اوقات غفلت کی حالت میں بسر کرنے والا اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہوئے بسر کر رہا ہوتا ہے حالانکہ اندرون خانہ اس کے اندر اس کی نیتوں کی کجیاں اور نیتوں کے فتور اس کے اعمال کو کھا رہے ہوتے ہیں تو ایک یہ پہلو بھی ہے جس کی وجہ سے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے اور انسان کو یہ پہلو انکساری سکھاتا ہے خدا ہی کے حضور جھکنا نہیں سکھاتا بلکہ بندوں کے مقابل پر بھی انکساری سکھاتا ہے۔

پس آج کے دن سب قسم کے لوگ وہ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے والے ہیں وہ بھی خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اکٹھے ہو گئے ہیں اور وہ جن کو خدا کی رحمت پر اُمیدیں ہیں خواہ اُن کے اعمال ان اُمیدوں کو جھٹلا بھی رہے ہوں تب بھی وہ اپنے رب کی رحمت سے بلند اُمیدیں لے کر آج کے دن حاضر ہوئے ہیں وہ بھی آج مسجدوں میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور ان دونوں کے درمیان جو خدا کی بے شمار مخلوقات ہیں بے شمار اُن کے مدارج ہیں، بے شمار مراتب ہیں وہ سارے کے سارے اس کثرت کے ساتھ آج خدا کے گھروں میں اکٹھے ہوتے ہیں کہ سارا سال کبھی خدا کے گھر اس طرح آباد نہیں ہوتے تھے۔ یہ خاص دن ہے اور اس کی خصوصیت سے انکار ممکن نہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت عجیب شان دکھاتی ہے اس کے

عجیب جلوے

ہیں اور بعض شان کے جلوے یہ بھی ہیں کہ گناہ گار بندوں کے اجتماع پر بھی اس کو رحم آجاتا ہے جو اس کے نام پر اکٹھے ہوں ان کے اجتماع کو دیکھ کر وہ رحمت خاص طور پر جوش دکھاتی ہے اور غیر معمولی جلووں کے ساتھ اپنے بندوں کے اوپر مغفرت اور عفو کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔ ایسا ہی ایک نظارہ قرآن کریم نے ہمارے لئے محفوظ کیا تاکہ یہ منظر بھی ہماری نظر سے پوشیدہ نہ رہے۔ حضرت یونس کی قوم کی تصویر قرآن کریم کھینچتا ہے کہ کس طرح اُس قوم کو باوجود اس کے کہ دن رات گناہوں میں اس درجہ ملوث تھی کہ خدا کی تقدیر نے اس ساری قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا فیصلہ کرلیا اور ایسا قطعی فیصلہ کیا کہ وقت کے نبی کو اس کے دن سے مطلع فرمایا اس صبح سے آگاہ کر دیا جس صبح اس قوم کی صف لپیٹی جانی تھی اور ہدایت فرمائی کہ تم اس صبح کو چھوڑ کر یہاں سے ہجرت کرکے چلے جاؤ۔

اس کے باوجود وہ گناہوں سے آلودہ بستی جس میں اس کثرت سے گناہگار تھے کہ اُن کے اندر شاید ایک بھی ایسا معصوم باقی نہیں تھا جس کے صدقے ان کو بخشا جاسکتا جو بچانے کے لائق قرآن کریم بیان فرماتا ہے وہ ایک ہی شخص خدا کا بندہ یونس تھا جو بستی کو چھوڑ کر الگ ہو گیا اس سے زیادہ گناہگار بستی کا مقدر ممکن نہیں مگر جب وہ گناہگار لوگ بھی اپنی بیویوں اپنے بچوں کو لے کر بڑے چھوٹے مرد اور عورتیں اور بوڑھے اور جوان اور ان کے جانور بھی سارے خدا کی خاطر خدا سے بخشش مانگنے کیلئے میدان میں اکٹھے ہوئے اور گریہ و زاری کا ایک طوفان بپا ہو گیا اور خدا کے حضور وہ ہر طرح سے روتے اور چلائے اور آہ و بکا کی اور اس کے حضور گرے اور تڑپے اور بے قرار ہوئے اور اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کیا تو ایک عجیب خدا کی رحمت کی شان ظاہر ہوئی کہ باوجود اس کے کہ وقت کے نبی کو مطلع فرما دیا گیا تھا کہ اس قوم کی ہلاکت کا دن آپہنچا ہے اور وہ منحوس صبح طلوع ہونے والی ہے جس صبح کو اس قوم کی صف لپیٹی جائے گی اس کے باوجود خدا کی رحمت نے اس وعید کو ٹال دیا اور اس قوم کو نجات بخشی تو بندوں کا

کثیر اجتماع

اس میں ہر قسم کے لوگ شامل ہو جاتے ہیں اگرچہ گناہگاروں کی کثرت بھی ہو تب بھی ایسا اوقات ایک ایسا دردناک منظر پیش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

کی رحمت اس منظر کو قبول فرماتی ہے اور پیار کے ساتھ اس اجتماع پر جھکتی ہے اور ان کے گناہوں سے درگزر فرماتی ہے ان کی بعض لغزشوں کو نظر انداز فرماتے ہوئے ان سے بخشش کا سلوک فرماتی ہے اس لئے خدا کی رحمت کی حد بندی کسی طرح ممکن نہیں۔ آج کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ہمیشہ وفا کے ساتھ جمعوں پہ بھی حاضر ہوتے ہیں اور پانچ نمازوں میں بھی کوشش کرتے ہیں ان لوگوں کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اگر ان کے دل میں کبر کا کیڑا پیدا ہو کہ یہ نئی نئی شکلیں دکھانے والے لوگ یہ جو پہلے کبھی نظر نہیں آتے تھے۔ ان کا کیا حق ہے اس جمعے پر اصل حق تو ہمارا ہے نہ کہ ان کا۔

میں تنبیہ کرتا ہوں

کہ بعض دفعہ ریاء کا، یا تکبر کا، عُجب کا ایک لمحہ بھی ساری زندگی کی نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے اس لئے استغفار سے کام لیں اور تکبر کی نگاہ سے ان کو نہ دیکھیں اور تذلیل کی نگاہ سے نئے آنے والے مہمانوں کو نہ دیکھیں پیار کی نظریں ڈالیں ان پر محبت کی نظر ڈالیں آخر اللہ کی محبت کے نام پر خدا کی عظمت کے نام پر یہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوام نصیب کرے۔ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس جمعے کی برکت سے آئندہ جمعے نصیب فرمائے اور آئندہ نمازیں نصیب فرمائے اور اگر یہ نافرمانوں میں تھے تو اب اس کے بعد یہ فرمانبرداروں کی فہرست میں شمار کئے جائیں اور خوش ہوں کہ خدا کی مسجدیں آج خدا کی عبادت کرنے والوں سے بھر گئی ہیں۔ یہ چند لمحے بھی عزیز ہونے چاہئیں ان کو۔ اگر ان کو اللہ سے سچا پیار ہے اگر عبادت کی کوئی عظمت اپنے دل میں رکھتے ہیں تو وقتی طور پر بھی عبادت کے نام پر ایک خاص ہجوم بندوں کا نظر آ رہا ہو تو ان کے دل خوشی سے بھر جانے چاہئیں یہ

چند لمحے کی سعادتیں

بھی ان کے دلوں کو مسرت سے لبریز کر دینی چاہئیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر سچا پیار ہو خالق سے تو ناممکن ہے کہ مخلوق سے سچا پیار نہ ہو یہ لازم اور ملزوم ہیں اور خدا کی طرف، خدا کے بندوں کو واپس آتا دیکھا جائے تو یہ ایک ایسا پیارا نظارہ ہے کہ اس کے نتیجے میں خدا سے محبت کرنے والا اور مخلوق سے محبت کرنے والا کبر کا شکار نہیں ہو سکتا عُجب کا شکار نہیں ہو سکتا اس کی آنکھیں اپنے اندر اپنی نیکیوں کی طرف نہیں جھکیں گی بلکہ ان آنے والے مہمانوں کی خواہ وقتی نیکی ہی سہی ان کی اس وقتی نیکی کو بھی پیار کی نظر سے دیکھیں گی اور ان کی قدر کریں گی اور دل میں خوشی محسوس کریں گی اور واقعۃً کچھ لوگ ایسا بھی محسوس کرتے ہیں۔ واقعۃً ان مسجدوں کی رونقوں کو دیکھ کر کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن کا دل خوشیوں سے بھر جاتا ہے وہ چند لمحوں کے لئے ایسی روحانی مسرت محسوس کرتے ہیں کہ ان کی ہر نظر جو نئے آنے والوں پر پڑتی ہے دعا بن کے پڑتی ہے پیار اور محبت سے دیکھتے ہیں۔ خوش ہو رہے ہوتے ہیں کہ اجنبی لوگ دکھائی دے رہے ہیں مگر دیکھو کس طرح سج دھج کے پہنچے ہیں۔ بعضوں نے ٹوپیاں مانگی ہوئی ہیں کسی نے رومال باندھے ہوئے ہیں کسی نے اور طرح سے خدا کی عزت اور احترام کا اظہار کرنے کا طریق ڈھونڈا ہے اور دلوں کی جو سعادت ہے وہ ان کے چہروں سے نظر آتی ہے محسوس کرتے ہیں کہ یہ دن واقعی عظمت کے لائق دن ہے

آنا چاہیئے تھا اگرچہ ہم پہلے نہیں آ سکے مگر اس ایک دن ہی حاضر ہو جائیں شاید خدا تعالیٰ کی رحمت ہمیں قبول فرما لے یہ جذبے ان کے چہروں پہ لکھے جاتے ہیں چونکہ اس وقت ان کا عمل اس نیکی میں ممد بن رہا ہے آپ کی دعاؤں کا اس لئے آج اگر آپ ان کے لئے دعائیں کریں تو زیادہ مقبول ہوں گی اس لئے اس جمعے کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے

امر واقعہ یہ ہے کہ

وہ لوگ جو خدا کی عبادت سے غافل ہوں اور خود ان کے دل میں کوئی تحریک پیدا نہ ہو اور وہ خود عبادت کی اہمیت کو اپنے عمل میں نہ ڈھالیں اور محض فرضی طور پر اس اہمیت کا مقصود باندھیں ایسے لوگوں کے لئے اگر آپ دعا کریں گے تو چونکہ ان کا عمل آپ کی دعا کے مخالف جا رہا ہو گا اس لئے دعا کو وہ تائید حاصل نہیں ہوتی جو عمل سے حاصل ہوتی ہے یہ ایک ایسا نکتہ ہے جو قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے قرآن کریم فرماتا ہے کہ کلمہ طیبہ کو آسمان کی طرف بلند ہونے کے لئے نیک عمل کی طاقت کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ یہ نیک عمل ایسا ہوتا ہے کلمہ طیبہ بلند کرنے والے کا اور بعض دفعہ جس کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کا نیک عمل ضروری ہوتا ہے اس کلمہ طیبہ کو بلند کرنے کے لئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس عارفانہ نکتے کو سمجھا اور سمجھایا۔ اور آپ کے عظیم احسانات میں سے ایک یہ بھی احسان ہے چنانچہ بعض دفعہ دعا کی تحریک کرنے والوں سے آپ نے فرمایا کہ میری اکیلے کی دعا تمہارے لئے قبول نہیں ہو گی جب تک تم خود دعا نہ کرو میرے ساتھ۔ تمہاری دعاؤں کے نتیجے میں میری دعاؤں میں رفعت پیدا ہو گی کیونکہ ثابت ہو گا کہ تمہارے نزدیک دعا کی اہمیت ہے یہ مفہوم تھا جو حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی ان آیات سے سمجھا کہ دعاؤں کو بلندی کے لئے بلندی عطا کرنے کے لئے یہاں تک کہ وہ آسمان کے کنگروں کو چھونے لگیں ضروری ہے کہ عمل ان کا مؤید ہو ان کا مددگار ہو بسا اوقات دعا کرنے والے کا عمل انسان کی دعاؤں کا مددگار بنتا ہے اسی لئے جب کہا جاتا ہے کہ مستجاب الدعوات ہے وہ نیک ہے اس کو دعا کی درخواست کرو تو یہی مفہوم ہے ورنہ دعا تو ہر ایک انسان کرتا ہے اور بعض دفعہ بدوں کی دعا بھی سنی جاتی ہے اس لئے کوئی انکار نہیں لیکن جس کا عمل مستقل دعا کی مدد کر رہا ہے اس کو طاقت پہنچا رہا ہے اس کی دعا واقعۃً عرش تک پہنچ رہی ہوتی ہے بعض دفعہ جس کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کا عمل بھی ضروری ہوتا ہے اگر وہ بے پرواہ ہے ان نیکیوں سے جن نیکیوں کے لئے اس کی خاطر دعا کی جاتی ہے تو اس کے حق میں قبول نہیں کی جاتی اس مسئلہ کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں بعض لوگوں نے بعض حدیثوں کے مفہوم کو سمجھا نہیں اور

غلط اعتراضات

پیدا ہوئے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ نے دو اشخاص کی ہدایت کی دعا خاص طور پر اپنے رب سے کی تھی ایک وہ ابوجہل کے نام سے مشہور ہوا اور ایک ان میں سے عمر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ عمر کے حق میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دعا مقبول ہوئی اور بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ ابوجہل کے حق میں مقبول نہیں ہوئی اور گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ایک دعا نامقبول ہو گئی آپؐ کی دعا نامقبول نہیں ہوئی یہ کلمہ گستاخی کا ہے ابوجہل کا عمل نامقبول تھا اور اس عمل کی نامقبولیت تھی

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

فون 27044
گرام GLOBE XPORT

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۷؍۱۱ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

جو اس صورت میں ظاہر ہوتی کہ وہ جاہل کا جاہل مر گیا بلکہ اجہل ہو کے مرا اس لئے جس کے حق میں دُعا کی جاتی ہے اس کے عمل کی صداقت اس کی سچائی اُن دُعاؤں کی مدد کر رہی ہوتی ہے جو دُعا کرنے والا ہوتا ہے اس کی دُعاؤں کی مدد کر رہی ہوتی ہے۔

پس آج اس نکتے کو سمجھ کر اس موقعے سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنے اُن بھائیوں کے لئے بھی دُعائیں کریں جن کا آج کا عمل آپ کی دُعاؤں کی تائید کر رہا ہے آج انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ عبادت کی کچھ نہ کچھ عظمت وہ ضرور اپنے دل میں رکھتے ہیں کچھ نہ کچھ اطاعت کا جذبہ ضرور اُن کے دل میں زندہ موجود ہے اگر وہ زندگی کی رمق نہ ہوتی تو آج کے دن بھی وہ خدا کے حضور حاضر نہ ہوتے۔

پس سارا سال جو میں

عبادت کی اہمیت

کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں اور کہتا رہا ہوں کہ آپ اپنے اُن بھائیوں کے لئے کوشش کریں آج ایک بہت ہی سنہرا موقعہ ہاتھ آیا ہے آج اُن کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں بلکہ محبت اور پیار کی نظر سے دیکھیں اُن کے لئے درد محسوس کریں اور اپنی دُعاؤں میں خاص طور پر ان نئے آنے والوں کو یاد رکھیں آج کے دن اور دُعا کریں کہ اے خدا آج کا عمل کس طرح تو جھٹلائے گا؟ آج تو یہ چل کر تیرے حضور حاضر ہو گئے ہیں آج تو ہم یہ دُعا منوا کر اُٹھیں گے کہ اُن کو ہمیشہ کا عبادت گزار بنا دے ہمیشہ کے لئے اپنا تابع اور فرمانبردار بنا دے اپنے بندوں میں داخل کر لے انہیں۔ اُن کو وفاداروں میں شمار کر اور ان کے دل میں ایسی لگن لگا دے کہ بے اختیار ہو کر یہ تیرے حضور حاضر ہوا کریں تیری محبت کے بندھے ہوئے بے بس ہو کر تیری مسجدوں کی طرف دوڑتے ہوئے آیا کریں اور نہ صرف یہ کہ جمعے کی

ہر آواز پر لبیک

کہیں بلکہ پانچ وقت کی اذانوں کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی عادت ڈالیں ہر آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کریں۔

اس لئے اس جمعے کی خاص اہمیت کے پیش نظر ایک تو اس دُعا کی میں تحریک کرتا ہوں کہ کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے لئے بھی اور غیر احمدی مسلمانوں کے لئے بھی عبادت گزار بندے بننے کے لئے دُعا کریں۔

دُوسری دُعا خصوصیت کے ساتھ آج کے دن کی مناسبت سے یہ کرنی چاہئیے جس کی میں تحریک کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ

ایک عظیم الشان جمعہ

وہ جمعہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ایک غلام نے دوبارہ بنی نوع انسان کو خدا کی عبادت کی طرف بلانا ہے اور یہ جمعہ ایک دن کا نام نہیں بلکہ یہ وہ دور ہے جو احمدیت کا دور کہلاتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ یہی سورہ جمعہ ہے جس میں آپ کے آنے کی پیشگوئی واضح الفاظ میں فرمائی گئی وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (سورہ جمعہ آیت ۴ تا ۵)

خدا ہے جو آخرین میں سید محمد مصطفیٰ صلعم کو ایک کامل غلام کی شکل میں یہ میں اس کی تفسیر کر رہا ہوں کامل غلام کی شکل میں جلوہ افروز فرمائے گا اور یہ خدا کا خاص فضل ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ جس کو چاہے وہ اس عظیم فضل سے نوازتا ہے کوئی اس کے فضل پر قدغن نہیں لگا سکتا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں کو دو اور فلاں کو نہ دو وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور وہ بہت ہی بڑے فضلوں کا مالک خدا ہے۔

تو ایک جمعہ یہ بھی جمعہ ہے جس جمعے میں بنی نوع انسان کو بالعموم اور اُمت مسلمہ کو خصوصیت کے ساتھ خدا کی عبادت کی طرف بلایا جائے گا اور اللہ کی طرف سے ایک آواز دینے والا اُن کو پکارے گا کہ آؤ اور اس وسیع مسجد میں اکٹھے ہو جاؤ جو خدا نے تمہاری فلاح کے لئے تمہاری بہبود کے لئے قائم کی ہے اور یہاں مسجد کا معنی جماعت ہے چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ مسجد کو خواب میں دیکھنا تعبیر کے لحاظ سے جماعت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور علم تعبیر سے واقف لوگ

مسجد کی تعبیر

جماعت کی لیتے ہیں تو بہر حال جب خدا کے لئے اس عظیم جمعے کی طرف بلایا جاتا ہے تو اس وقت بھی بندے کا کام یہی ہے کہ وہ ساری دیگر تجارتوں کے اور دیگر مشاغل جن میں وہ معروف ہے ان کو ترک کر کے وہ خدا کی آواز پر لبیک کہے اور یہاں جب ہم کہتے ہیں تجارت تو ایک انفرادی تجارت کے مقابل پر ایک قومی رنگ میں بھی تجارت کے معنی کرنے پڑتے ہیں امر واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم الشان جمعے کے دن ایک بلانے والے کی آواز اُٹھتی ہے تو اس کی راہ میں بھی فی الحقیقت دُنیا کی تجارتیں ہی بڑی روک بنا کرتی ہیں۔ دُنیا کے دھندے ہیں جو بڑی روک بنتے ہیں اور یہ روک محض انفرادی تجارت نہیں بلکہ قومی تجارت کی شکل اختیار کر جاتی ہے قومی تجارت سے مُراد یہ ہے کہ ایسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے کہ جو شخص بھی اس آواز پر لبیک کہے ساری قوم اس کے ساتھ تجارتی انقطاع ان معنوں میں کرتی ہے کہ اس کے اموال کو نقصان پہنچاتی ہے اُس کی روز مرہ کی معیشت کے ذرائع پر حملہ کرتی ہے، اس کا بائیکاٹ کرتی ہے اُسے الگ کر دیتی ہے اور ہر لبیک کہنے والا عملاً اپنی تجارت کے نقصان کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ گویا فیصلہ کرتا ہے کہ اگر میں نے اس آواز پر لبیک کہا تو مجھے اپنی بیع کو چھوڑنا پڑے گا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہاں چھوڑنا پڑے گا لیکن چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم عقل رکھتے ہو اگر تم جانتے ہو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اس سورۃ کا انجام اس طرح فرمایا وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ کہ اللہ سب سے بہتر رزق عطا کرنے والا ہے اور ان معنوں میں جب ہم یہ پڑھتے ہیں وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تو دراصل یہ ایک وعدہ بن جاتا ہے کہ جب تم خدا کی خاطر اس عظیم جمعے پر حاضر ہو گے اور اپنی تجارتوں کو بالائے طاق رکھ کر اس بات سے نیاز رکھو گے کہ تمہاری

تجارتوں پر حملہ

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)
NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.K. ROAD BANGLARE PHN• 228666
PIN- 560002
محتاج دُعا:- اقبال احمد جاوید مع برادران جے ایل روڈ لائینز جے اینڈ انٹرپرائسز

کیا جائے گا تمہارے رزق کی راہیں مسدود کر دی جائیں گی۔ پھر بھی خدا کی آواز پر لبیک کہو گے تو اس جمعے کے نتیجے میں خدا کے فضل کم نہیں ہونگے بلکہ بڑھیں گے۔ تم آکے دیکھو تو سہی۔ فابتغوا من فضل اللّٰہ۔ پھر جب خدا کے حضور لبیک کہہ کر خدا کی اجازت سے دُنیا میں پھیلو گے تو خدا کے فضل کے مزید خواہاں ہو گے۔ ہر طرف خدا کا فضل تمہارا انتظار کر رہا ہوگا۔ فابتغوا من فضل اللّٰہ۔ واذکروا اللّٰہ کثیرًا لعلکم تفلحون۔ اور خدا کے ذکر کو پہلے سے بھی بڑھ کر بلند کرو۔

یہ عجیب بات ہے کہ آغاز بھی اس دعوت کا ذکر کے لئے ہے اور اس کا انجام بھی ذکر پر کیا گیا ہے۔ اس لئے اس جمعے کی حقیقت بھی بلکہ ہر جمعے کی یہی حقیقت ہے۔ کہ خدا کے ذکر کیطرف بلایا جاتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ چند لمحے ذکر کر کے پھر ذکر سے غافل ہو جاؤ۔ بلکہ اس لئے بلایا جاتا ہے کہ چند لمحے کے ذکر کے نتیجے میں تمہیں ذکر سے ایسی محبت پیدا ہو جائے کہ جب تم واپس لوٹو تو تمہاری تجارتیں بھی ذکر سے بھر چکی ہوں۔ تمہارا اُٹھنا بیٹھنا ذکر بن گیا ہو۔ اس روشنی میں جب آپ دوبارہ اس آیت کو پڑھتے ہیں تو بہت ہی پیارا مضمون انسان کے سامنے اُبھرتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللّٰہ....

اے لوگو

جو خدا کے ذکر سے غافل ہو گئے۔ یہاں معنےٰ میں بڑے جمعہ کی بات کر رہا ہوں جب خدا دوبارہ ذکر الٰہی کی طرف بنی نوع انسان کو بلاتا ہے۔ یعنی بظاہر ذکر چل رہا ہے بظاہر مساجد آباد ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی پیشگوئی بھی پوری ہو رہی ہے کہ خراب من الھدٰی؟.... ہدایت سے خالی ہیں۔ اُس وقت یہ آواز اُٹھتی ہے کہ اے لوگو جب خدا کیطرف سے ایک بلانے والا تمہیں عظیم جمعہ کے دن جب کہ تمام قوموں کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی جائے گی۔ تمہیں ذکر الٰہی کے لئے بلاتا ہے۔ تو باوجود اس کے کہ تمہاری تجارتوں کو نقصان پہنچنے کے احتمالات ہیں۔ باوجود اس کے کہ تمہارے رزق کی راہیں تم پر تنگ کر دی جائیں گی۔ اور بعید نہیں کہ جہاں تک دشمن کا بس چلے وہ تمہاری تجارتوں پر حملہ آور ہوگا۔ اور اُنہیں کلیتًہ نابود کرنے کی کوشش کرے گا۔ پھر بھی خدا کے ذکر کے نام پر اکٹھے ہو جاؤ۔ جب تم خدا کے ذکر کے نام پر اکٹھے ہو گے تو تمہیں ذکر کی ایسی لذت حاصل ہو جائے گی۔ اُس ذکر سے تمہیں ایسا پیار پیدا ہو جائیگا ایسی محبت پیدا ہو جائے گی کہ پھر جب دُنیا میں پھیلو گے تو تم فابتغوا من فضل اللّٰہ ... اللہ کا فضل مانگتے ہوئے ہر وقت ہر طرف پھیل رہے ہو گے۔ یعنی

خدا کا فضل

تم پر نازل ہوگا اور دُنیا کی کوئی طاقت اُس فضل کو نازل ہونے سے روک نہیں سکے گی۔ پہلے سے بڑھ کر تمہارے رزق میں برکت پیدا ہو گی۔ واذکروا اللّٰہ کثیرًا... ذکر الٰہی کی طرف آئے تھے ذکر الٰہی سے واپس نہیں لوٹ رہے۔ بلکہ ذکر الٰہی کو ساتھ لے کر لوٹ رہے ہو یہ منظر ہے جو خدا تعالےٰ نے کھینچا ہے۔

پس پہنچے گا یہ تصور کہ چند منٹ کے لئے چند لمحوں کے لئے خدا کے ذکر کی طرف بلایا جا رہا ہے اور اس کے بعد چھٹی دیدی جاتی ہے کہ جاؤ چلے جاؤ اب تم فارغ ہو گئے ہو۔ قرآن کی یہ آیت اس تصور کو بالکل جھٹلا رہی ہے۔ خواہ روزمرہ کے عام جمعے کا تصور ہو یا اس عظیم جمعے کا تصور ہو جس کا خاص طور پر سورہ جمعہ میں ذکر ملتا ہے۔ دونوں صورتوں میں قرآن کریم کی یہ آیت اس تصور کو باطل قرار دے رہی ہے کہ تمہیں چند منٹ کے لئے یا ایک گھنٹے یا دو گھنٹے کے لئے ذکر الٰہی کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ آیت تو یہ بتا رہی ہے کہ تمہیں جب ذکر کی طرف بلایا جاتا ہے تو اس طرح سمعًا وطاعۃً کہتے ہوئے دوڑتے ہوئے آؤ، لبیک کہتے ہوئے آؤ کہ اور کسی چیز کی کوئی پرواہ باقی نہ رہے۔ اور جب

اس جذبے کے ساتھ تم آؤ گے تو پھر جب تمہیں خدا اجازت دے گا کہ دُنیا میں دوبارہ پھیلو تو تمہارا ذکر تمہارے ساتھ جائے گا۔ تمہارا نور تمہاری آنکھوں کے سامنے بھی ہوگا۔ تمہارے پیچھے بھی ہوگا۔ تمہارے دائیں بھی ہوگا اور تمہارے بائیں بھی ہوگا۔ اور ذکر الٰہی پھر تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ یہ ہے

حقیقی جمعہ

جس کی طرف خدا تعالےٰ قرآن کریم میں ہمیں بلاتا ہے اور یہ جمعہ آج احمدیت کے لئے ایک غیر معمولی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ پس اپنے اُن بھائیوں کے لئے بھی دُعا کریں جو اس عظیم جمعے سے غافل ہیں۔ اور آج جب کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے ایک کامل غلام نے یہ آواز بلند کر دی ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو جاؤ اور ذکر الٰہی کے آداب مجھ سے آکے سیکھو اور ذکر الٰہی کی لذتوں کو دوبارہ زندہ کرو۔ اس آواز کو سُننے کے باوجود جو لوگ اس کی طرف پیٹھ پھیر کر واپس مڑ رہے ہیں یا استغفار کی نظر سے اس آواز کو دیکھتے ہیں یا سُنتے ہیں اور اَن سُنی کر دیتے ہیں اُن کے لئے بھی دُعا کریں۔

اصل جمعہ یہی جمعہ ہے کہ خدا کی طرف بلانے والے کی آواز پر لبیک کہا جائے اور اُس سے بڑا جمعہ اور کوئی جمعہ انسان کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے نہ صرف یہ کہ اپنے غیر احمدی بھائیوں کے لئے دُعا کریں۔ بلکہ اس مضمون کو آگے بڑھائیں۔ اور یہ غور کریں کہ اصل منادی کرنے والے تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم تھے۔ اصل جمعہ تو آپ کا جمعہ ہے۔ اصل اذان تو آپؐ کی اذان ہے۔ اس لئے جب آپ اس مضمون پر غور کرتے ہیں تو پھر احمدیت غیر احمدیت کی حدود سے بات بہت زیادہ آگے وسیع ہو جاتی ہے۔ ساری دُنیا پر پھیل جاتی ہے اور انسان اس دُعا پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اے اللہ تمام عالم کو یہ توفیق عطا فرما کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی اذان پر لبیک کہیں اور تمام بنی نوع انسان کے ایک ہاتھ پر جمع ہونے کے سامان پیدا فرما دے۔

پس آج کے جمعے میں یہ

تین دُعائیں

خصوصیت کے ساتھ کریں۔ اوّل عبادت گذاروں کے لئے انفرادی طور پر۔ دوسرے۔ مسلمانوں کے لئے خصوصیت سے جن کا حق باقی بنی نوع انسان سے ہم پر زیادہ ہے کہ وہ خدا کی آواز پر لبیک کہنا سیکھیں اور اُن کے لئے مستقل جمعے کی صورت پیدا ہو جائے۔ اور تیسرے۔ تمام بنی نوع انسان کے لئے کہ اللہ تعالےٰ اُنہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے ہاتھ پر جمع ہو کر اس ابدی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے سعید جمعے میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

تقریب شادی

مورخہ ۷-۶-۸۶ کو خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر البشریٰ سلمہا کی تقریب رخصتی ہمراہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد صاحب پی ایچ ڈی ابن مکرم پروفیسر غلام علی صاحب سرینگر کشمیر عمل میں آئی۔ الحمد للہ۔ مورخہ ۱۸ر جون کو مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں رشتہ داروں کے علاوہ شہر کے عمائدین اور کالج اور یونیورسٹی کے پروفیسران نے شرکت کی۔ قبل ازیں ان کا نکاح مورخہ ۱۱-۲-۸۶ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھا تھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ ۵۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار۔ ڈاکٹر شمیم احمد آرہ (بہار)

تقریر بر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

آخری قسط نمبر (۵)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(داعیًا اِلی اللہ)

از :- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب - ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں تبلیغی جوش و تڑپ

اللہ تعالےٰ نے جس تعلیم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا اور اس کی اشاعت کے لئے جو بے مثال تڑپ اور لگن آپ میں پیدا کی تھی۔ آپ نے وہی تعلیم اپنے صحابہ کو دی اور دُنیا سے رخصت نہ ہوئے جب تک کہ انہیں بھی اشاعت اِسلام کے لئے اپنے نقشِ قدم پر چلا نہ دیا۔ چنانچہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا زیست تبلیغ اِسلام کے لئے ہمہ تن مصروف رہے اور مشکل سے مشکل گھڑی میں بھی اپنے اس فریضہ سے غافل نہ ہوئے۔ اور اس راہ میں کسی بھی تکلیف کی پرواہ نہ کی اسی طرح آپ کے صحابہؓ بھی آپ کی ڈگر پر چلتے ہوئے اس راہ میں زندگی کے ایک ایک لمحہ کو لگا دیا۔ صحابہ کرامؓ میں تبلیغ اسلام کا جو جوش اور تڑپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی تھی اسی کی مثال کسی بھی نبی کے پیرو میں نہیں ملتی۔ اِسلام کے ان پرستاروں نے اپنی جان۔ مال اور عزت کو اِسلام کے لئے قربان کر دیا اور سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جان باز خُدام عطا کئے تھے جو آپ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئے۔ صحابہ کرامؓ کی تبلیغی مساعی کا اس قدر قلیل وقت میں جائزہ پیش کرنا دریا کو کوزہ میں بند کرنا ہے۔ لہٰذا بطور مثال چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) :- اِسلام کا ابتدائی زمانہ تھا۔ مخالفت انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ وہ علانیہ عبادت بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ایک دن مسلمانوں نے جمع ہو کر باہم یہ مشورہ کیا کہ قریش کو قرآن کریم سنایا جائے۔ لیکن یہ کام اس قدر مشکل تھا کہ اس کو سرانجام دینا موت کو دعوت دینا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ دوسرے صحابہؓ نے کہا کہ آپ اس کام کے لئے موزوں نہیں ہیں بلکہ کوئی ایسا آدمی چاہیئے جس کا خاندان وسیع ہو تا کہ قریش اس پر حملہ آور نہ ہو سکیں مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانباز غلام اور توحید کا پرستار حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا۔ نہیں مجھے جانے دو۔ میرا خدا میرا محافظ ہے۔ چنانچہ اگلے روز جب قریش کی مجلس لگی ہوئی تھی شمع قرآنی کا یہ پروانہ وہاں جا پہنچا اور تلاوت قرآن کریم شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر قریش مشتعل ہو گئے اور سب مل کر آپ پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ چہرہ متورم ہو گیا۔ لیکن پھر بھی آپ کی زبان پر کلام الٰہی کے الفاظ جاری تھے اس سے فارغ ہو کر جب آپ صحابہؓ میں واپس آئے تو آپ کی حالت نہایت خستہ ہو رہی تھی۔ صحابہؓ نے کہا ہم اس ڈر کی وجہ سے تمہیں جانے سے روکتے تھے۔ مگر حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ خُدا کی قسم اگر تم کہو تو کل پھر جا کر اسی طرح کروں گا۔ اور پھر کہا کہ ـــ دشمنانِ خدا آج سے زیادہ مجھے کبھی ذلیل نظر نہیں آئے۔

(اسد الغابہ تذکرہ عبداللہ بن مسعودؓ)

(۲) :- حضرت ابو ذر غفاریؓ نہایت ابتدائی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ مکہ میں ان کا کوئی حامی و مددگار نہ تھا۔ لیکن تبلیغ اِسلام کا جوش اس قدر تھا کہ تمام خطرات سے بے نیاز ہو کر خانہ کعبہ میں آئے اور باآواز بلند اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا نعرہ بلند کیا۔ کفار کی مجلس لگی ہوئی تھی۔ یہ آواز سنتے ہی ان پر ٹوٹ پڑے اور جو کچھ کسی کے ہاتھ میں آیا دے مارا۔ حتیٰ کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ہوش آیا تو تمام بدن خون آلود تھا۔ اس وقت تو وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے لیکن اگلے روز پھر اسی طرح آ کر اسلام کا پیغام پہنچانے لگے اور کفار نے پھر اسی طرح مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔

(بخاری کتاب المناقب)

(۳) :- حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قلب جب نور اسلام سے منور ہوا تو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی اس نعمت سے فیضیاب کرنے کے لئے ان کے دل میں ایک خاص تڑپ تھی۔ آپ اسلام کی تبلیغ ان مخالفات کے باوجود جو قریش کی طرف سے در پیش تھیں برابر کرتے رہتے تھے اور اس کے نتیجہ میں بعض ایسے بزرگ اسلام میں داخل ہوئے جو بعد میں اُفقِ اسلام پر ستارے بن کر چمکے۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت زبیر بن العوامؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ حضرت طلحہؓ حضرت عثمان بن مظعونؓ۔ حضرت ابو عبیدہؓ۔ حضرت ابو سلمہؓ۔ اور حضرت خالد بن سعید بن العاصیؓ آپ ہی کے تبلیغ سے ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

(۴) :- حضرت طفیل بن عمرو ابتدائی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ آپ قبیلہ دوس کے معزز رئیس تھے۔ اِسلام لانے سے قبل ایک بار آپ مکہ میں کسی تقریب کے سلسلہ میں تشریف لائے تو قریش مکہ کو فکر پیدا ہوا کہ کہیں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ملنے جائیں اور اسلامی تعلیم سے متاثر ہو کر مسلمان نہ ہو جائیں۔ چنانچہ قریش نے آپ سے ملاقات کی اور کہا کہ اے طفیل تم ہمارے شہر میں ایسی حالت میں آئے ہو کہ یہاں کے ایک شخص نے ہم میں سخت فتنہ اور بڑا تفرقہ ڈال رکھا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ تم اس کی ساحرانہ باتیں سنو اور متاثر ہو جاؤ۔ لہٰذا ہم نے مناسب جانا کہ تمہیں ہوشیار کر دیں کہ اس کی باتوں میں نہ آ جانا۔

حضرت طفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ قریش کے ان باتوں کی وجہ سے میں نے اپنے کان میں روئی ٹھونس لی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اچانک میرے کان میں کوئی آواز پڑ جائے۔ اور میں فتنہ میں پڑ جاؤں۔ میں اسی حالت میں مسجد حرام کے پاس گیا تو وہاں میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے دیکھا۔ مجھے یہ نظارہ کچھ بھلا معلوم دیا۔ میں آپ کے قریب ہو گیا۔ باوجود کان میں روئی پڑے رہنے کے آپ کی کچھ کچھ آواز مجھے سنائی دینے لگی۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر گھر کی طرف لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہو لیا۔ اور آپ سے عرض کیا کہ آپ مجھے اپنی باتیں سنائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کلام الٰہی سنایا۔ اور توحید کا وعظ فرمایا۔ حضرت طفیلؓ کہتے ہیں کہ مجھ پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ میں وہیں مسلمان ہو گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوتے ہوئے عرض کیا کہ میں اپنے قبیلہ میں ممتاز حیثیت رکھتا ہوں آپ دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میرے ذریعہ ان کو ایمان کی دولت عطا فرمائے۔

چنانچہ آپ اپنے قبیلہ دوس میں گئے اور سب سے پہلے اپنے والد اور بیوی کو تبلیغ کی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی تبلیغ کی برکت سے ہر دو کو ایمان کی دولت سے مالا مال کیا۔ پھر قبیلے والوں کی طرف رُخ کیا اور انہیں اسلام کی طرف بلایا مگر سب نے انکار کر دیا اور سخت مخالف ہو گئے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری قوم نے تکذیب کی ہے اور مخالفت میں حد سے آگے بڑھ گئی ہے۔ آپ ان کے لئے بد دعا کریں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھایا اور فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا کہ اے میرے اللہ تو قبیلہ دوس کو ہدایت دے۔

حضرت طفیلؓ فرماتے ہیں کہ میں ناچار پھر اپنے قبیلہ کی طرف آیا اور ان میں زور شور سے تبلیغ کرتا رہا۔ آپ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے دوس قبیلہ کو ایمان کی دولت سے نوازا۔ ستر خاندانوں کے ہمراہ آپ مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ انہیں مہاجرین میں سے ایک تھے۔

(۵) :— ۱۳ نبوی کا واقعہ ہے کہ جب مدینہ کے ۷۳ اشخاص پر مشتمل قافلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق پائی تو مکہ سے رخصت ہوتے وقت انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جائے جو ہمیں اسلام کی تعلیم بھی دے اور ہمارے دوسرے بھائیوں کو اسلام کی دعوت کرے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مبلغ اسلام کی حیثیت سے ان کے ہمراہ روانہ کیا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ پہنچ کر اسعد بن زرارہ کے مکان پر قیام کیا اور اسی کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا اور فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تبلیغ میں اتنی برکت عطا فرمائی کہ گھر گھر اسلام کا چرچا ہونے لگا اور بڑی سرعت کے ساتھ لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ گئے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ میں تبلیغ کے ذریعہ ہلچل مچا دیا تھا۔ اوس اور خزرج قبیلے سے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ حضرت مصعبؓ کی تبلیغی سرگرمیاں بعض کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی اور آپ کی غیر معمولی کامیابی ان کے دلوں کو پاش پاش کر رہی تھی۔ چنانچہ ایک موقعہ پر قبیلہ عبد الاشہل کے ممتاز رؤسا میں سے ایک نے حضرت مصعبؓ سے مخاطب ہو کر غصہ کے لہجہ میں کہا "تم کیوں ہمارے لوگوں کو بے دین کرتے پھرتے ہو۔ اس سے باز آ جاؤ ورنہ اچھا نہ ہوگا"۔ مبلغ اسلام حضرت مصعبؓ نے جواب میں کہا — آپ ناراض نہ ہوں بلکہ ازراہ مہربانی تھوڑی دیر تشریف رکھیں اور ٹھنڈے دل سے ہماری بات سن لیں۔ وہ بیٹھ گیا اور مبلغ اسلام نے اسے قرآن مجید سنایا اور اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اس پر اتنا اثر ہوا کہ وہیں مسلمان ہو گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد سعد بن معاذ جو قبیلہ اوس کے سردار تھے وہاں پہنچ گئے اور بڑے غضبناک ہو کر مبلغ اسلام حضرت مصعبؓ سے مخاطب ہوئے مگر آپ نے پہلے ان کے غصہ کو ٹھنڈا کیا اور پھر اسلام کی تبلیغ کی۔ خدا کی قدرت دیکھئے ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ سعد بن معاذ کی زبان سے کلمہ شہادت کی آواز آنے لگی اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے اور پھر ان کے بعد تمام قبیلہ عبد الاشہل اسلام میں داخل ہو گیا۔ غرض صحابہؓ کہیں بھی ہوتے ان کے لیل و نہار تبلیغ اسلام میں گزرتے۔

(۶) :— شوق تبلیغ صرف مردوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ عورتیں بھی اس فریضہ کو پورے احساس کے ساتھ ادا کرتی تھیں۔ اُم شریک ایک صحابیہ تھیں جو مخفی طور پر قریش کی عورتوں میں جا کر تبلیغ کیا کرتی تھیں حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا کہ اسلام کا نام بھی زبان پر لانا انتہائی خطرناک تھا۔ قریش کو جب ان کی تبلیغی مساعی کا علم ہوا تو مکہ سے نکال دیا۔

(اسد الغابہ تذکرہ ام شریک)

(۷) :— حضرت عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے بعد بھاگ کر یمن چلے گئے تھے لیکن ان کی بیوی اُم حکیم بنت الحارث مسلمان ہو گئیں اور اس نعمت سے فیضیاب ہونے کے بعد اپنے خاوند کو بھی اس میں شریک کرنے کے لئے اس قدر بے تاب ہوئیں کہ سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یمن پہنچیں اور اپنے خاوند کو تبلیغ کی اور مسلمان بنا کر واپس لائیں۔

(موطا امام مالک کتاب النکاح)

(۸) :— حضرت ابو طلحہؓ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے کہ ایک مسلم خاتون حضرت اُم سلیم کے ساتھ نکاح کرنا چاہا۔ ان کو پیغام بھیجا تو حضرت اُم سلیم نے جواب میں کہا کہ میرا نکاح تم سے نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اسلام قبول نہ کر لو ہاں اگر مسلمان ہو جاؤ تو میں بخوشی نکاح کر لوں گی اور میرا مہر بھی صرف تمہارا قبول اسلام ہی ہوگا اس کے سوا تم سے کچھ نہ مانگوں گی۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے۔

(اسد الغابہ بحوالہ اسوۂ صحابیات جلد ۲ صفحہ ۱۶)

الغرض صحابہ کرامؓ نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روحانی خزانہ پایا تھا اس کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہمیشہ بے تاب و بے قرار رہتے تھے اور ہمیشہ اس قول کے ساتھ پیش پیش رہتے تھے کہ

؎ اس راہ میں جان کی کیا پرواہ
جاتی ہے اگر تو جانے دو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیروں کی نظر میں

(۱) :— پروفیسر فری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے لکھتے ہیں :—

"حقیقی اور سچے ارادوں کے علم کے بغیر یقیناً کوئی اور چیز محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس لگاتار استقلال کے ساتھ جس کا آپ سے ظہور ہوا آگے نہیں بڑھا سکتی تھی۔ ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سے لے کر آخر دم تک نہ کبھی آپ متذبذب ہوئے اور نہ کبھی آپ کے قدم سچائی کے اظہار سے ڈگمگائے"۔

(نظام المشائخ ص ۲)

(۲) :— پھر ایک مشہور ہندوستانی خاتون شریمتی سروجنی نائیڈو مشہور فصیح اللسان والبیان کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔ جو انہوں نے ووکنگ (لندن) میں کھڑے ہو کر اپنے طرز مخصوص میں فصاحت کے موتی بکھیرتی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں بیان کیا۔ وہ فرماتی ہیں :—

"وہ پاک انسان (یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) ایک نفرت سے بھرپور۔ بغض و تعصب سے معمور اور جہالت سے معمور دنیا کی طرف آیا اور اس صحرا کے اندر جو اس کی پیدائش کا گہوارہ تھا اس زبردست اور نہ مٹنے والی صداقت کا اس پر انکشاف ہوا جو رب العالمین کے دو پاکیزہ الفاظ میں مضمر ہے یعنی اس خدا کو آپ نے پیش کیا جو تمام اقوام اور تمام ممالک اور تمام مذاہب کا ایک ہی خدا ہے اور یہ وہ عالی شان صداقت ہے جس کے پورے مفہوم سے دنیا کو مستفید کرنے کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اسے اپنے افعال کے ذریعہ اچھی طرح نمایاں کر کے دکھایا جائے اور توحید الٰہی کے قائل کلی طور کے سچے اور وفادار بن جائیں۔ یہاں اس سچی اور خالص جمہوریت کا وہ رنگ پایا جاتا ہے جو اپنی اعلیٰ شان و شوکت کے لحاظ سے ہمارے زمانہ کے نام نہاد جمہوریتوں کی بے حقیقت اور قابل اعتراض اشکال سے کوسوں دور اور بلند و بالا تر ہے یہ وہ رنگ ہے جس کو اعلیٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کو نہ آپ کا مذہب (عیسائیت) پیدا کر سکا اور نہ ہی میرا مذہب (ہندومت) جو تاریخ عالم میں بہت قدیم اور نہ ہی ابتداء اس کی تخلیق کا موجب ہوا بلکہ وہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پاک مساعی کا نتیجہ ہے"۔

(بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ دوم ص ۱۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

(۱) :— سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :—

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری اس میں جس قدر مصائب و مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اٹھتا ہے جب ان کا تصور کرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی، فراخدلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ چلتا ہے۔ کیا کوہ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکے۔ وہ منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں"۔

(الحکم ۱۷ ؍جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

(۲) :— پھر فرماتے ہیں :—

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل

بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دُکھ اور درد اٹھانا ہوگا بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارہ کرکے اپنے مولا کا حکم بجا لائے اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعاتِ خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکل کرکے کھلے کھلے شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور اس قدر دشمن اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۹)

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند اقتباسات پیش کرکے اپنی تقریر کو ختم کرونگا۔ چنانچہ حضور نے ایک موقعہ پر جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریاں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

★ "تبلیغ آپ کی زندگی کی بھی ضمانت ہے اور ان کی زندگی کی بھی ضمانت ہے جو اس وقت موت سے ہمکنار ہیں۔ زندہ کرنے والی بھی ہے اور زندہ رکھنے والی بھی ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

"دشمن جس چیز پر حملہ کرے بیدار مغز قوموں کا کام ہے کہ تجزیہ کرکے معلوم کریں کہ اس کے حملے کا رُخ کیا تھا اور جس چیز کو وہ مٹانا چاہے اس سمت میں پوری قوت اور پوری شان کے ساتھ اُبھر کر سامنے آنا چاہیے۔ یہ ہے زندگی کا اسلوب۔ اور موجودہ تحریک کا اگر آپ تجزیہ کریں تو انہوں نے جماعت کی تبلیغ پر حملہ کیا ہے۔ جماعت کی مرکزیت پر حملہ کیا ہے۔ اور ان وسائل پر حملہ کیا ہے جن وسائل کو ہم احمدیت کو پھیلانے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ تو اس کا حقیقی جواب ایک زندہ قوم کی طرف سے تو یہی ہونا چاہیئے کہ اچھا، تم کہتے ہو کہ ہم تبلیغ بند کر دیں گے۔ ہم اُسے اتنا زیادہ کر دیں گے۔ اتنا زیادہ قوت کے ساتھ اب اُبھریں گے اس میدان میں کہ تم سے سنبھالا نہیں جائے گا۔ کہاں کہاں پیچھا کرو گے؟ ہر طرف احمدیت نئی شان کے ساتھ نئی قوت کے ساتھ، نئی نشو نما کے مناظر دکھاتے ہوئے اُبھرتی چلی جائے گی۔"

(خطاب سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ یورپ ۲۸ر جولائی ۱۹۸۲ء)

★ — پھر اکتوبر ۱۹۸۵ء کے ابتدائی دنوں میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا قدم سرزمین سپین میں رکھا اور سپین میں اسلام کے شاندار عروج اور پھر مسلمانوں کی باہمی چپقلش کے نتیجہ میں اُن کے دردناک زوال کو دیکھا۔ اسلام کی حالتِ زار کو دیکھا تو آپ اس قدر دردمند ہوئے اور آپ کی روح تڑپی اور بے چین ہوئی کہ اس درد اور تڑپ کو جماعتِ احمدیہ سپین نے بچشم خود اُس وقت مشاہدہ کیا جبکہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ر اکتوبر ۱۹۸۵ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ واریوں کیطرف توجہ دلائی۔ اگرچہ اس کے براہ راست مخاطب سپین میں رہنے والے احمدی احباب ہیں مگر دُنیا کا ہر احمدی اس سے الگ نہیں۔ حضور کے اس خطاب سے ماخوذ ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"انقلابی تبلیغ جس سے ملکوں کے حالات بدلا کرتے ہیں وہ ہر فرد کا کام ہوا کرتا ہے۔...... سپین کو اگر احمدی کرنا ہے تو ہر احمدی مرد، ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچے کو اپنے ماحول میں کام کرنا ہوگا...... ...... یہاں ہزاروں لاکھوں گرجے ایسے ہیں جو پہلے مسجدیں ہوتی تھیں۔ نظر پڑتی ہے تو بعض دفعہ دل چاہتا ہے کہ چیخیں ماری جائیں۔ ناقابل بیان دُکھ پہنچتا ہے۔ بلا مبالغہ یہ کیفیت ہے ....

جس ملک کی یہ حالت ہو وہاں کی تو گلی گلی پکار رہی ہے آپ کو تبلیغ کے لئے۔ اینٹ اینٹ دہائی دے رہی ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم میں کوئی غیرت ہے، اگر کوئی محبت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خدائے واحد و قہار کے ساتھ تو اُٹھو اور اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرو۔ تم میں سے ہر ایک طارق بن جانا چاہیئے تم میں سے ہر ایک خالد ہو جانا چاہیئے۔ تم میں سے ہر ایک میں وہ جذبۂ جہاد پیدا ہو جانا چاہیئے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں پیدا کیا تھا۔ سُنتے نہیں آپ ان بستیوں کی آوازیں اینٹ اینٹ پکار رہی ہے یہاں کہ تم پر فرض ہے۔ تم جو یہاں آکر دوبارہ آباد ہوئے ہو کہ تم دوبارہ اسلام سے اس ملک کو آشنا کرو۔ سارے گرجے اپنے دوبارہ مسجدوں میں تبدیل کر دو..........

...... تمام دُنیا کے احمدیوں کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خاص طور پر سپین کے لئے دُعائیں کریں۔ اتنی دردناک جگہ ہے یہ۔ ایسی دردناک سرزمین ہے یہ آج اسلام کے لئے۔ روحوں کو چین نصیب نہیں ہو سکتا جب تک ہم دوبارہ اسلام کے جھنڈے نہ گاڑ دیں یہاں۔ جب تک ہر گرجے کو خدائے واحد کی پرستش کے لئے دوبارہ وقف نہ کر دیں ہمیں چین نہیں پڑے گا۔

دیکھو کس شان سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے بتوں کو نکالا تھا۔ سینکڑوں سال سے وہاں آباد تھے۔ ایک بُت بھی وہاں باقی رہنے نہ دیا۔ اس لئے کہ پہلے دلوں کے بُت نکالے تھے آپ نے۔ پھر خود بخود مکے کے بُت وہاں سے بھاگ گئے۔ ان کے لئے رہنے کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ آپ بھی اسی طرح کریں۔ آپ بھی اسی آقا کے غلام ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں بار بار اور ایک یہ بھی ذریعہ ہے دُعاؤں کی قبولیت کا۔ یاد کریں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے کس شان کے ساتھ آپ کو خانہ کعبہ سے بُتوں کو نکالنے کی توفیق بخشی تھی اور اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے واسطے دے دے کر خدا سے عرض کریں کہ اے خدا! ہم بھی تو اُسی کے غلام ہیں۔ ہمیں بھی توفیق بخش۔ ہم بھی اس شرک کی آماجگاہوں کو ختم کر دیں۔ ہم بھی یہاں سے صلیب کو توڑنے والے ہوں اور ہمیشہ ہمیش کے لئے تیری وحدانیت کے گیت گانے والا یہ ملک بن جائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر اکتوبر بمقام مسجد بشارت پیڈرو آباد (سپین))

پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ واریوں کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور توفیق دے کہ ہم تبلیغ اسلام میں روز بروز اپنے قدم دُعاؤں کے ساتھ آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں تاکہ اسلام کے اس دورِ نشاۃ ثانیہ میں پھر ایک بار دُنیا اسلامی جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اپنے ربِ کریم کے حمد و ثناء میں رطب اللسان نظر آنے لگے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی حکومت پھر دُنیا میں قائم ہو جائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ★

درخواستِ دُعا — مکرم مولوی الیاس احمد صاحب جلیل مبلغ سلسلہ کو کافی عرصے گردے کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے مولوی صاحب موصوف کی کامل صحت یابی اور تبلیغی میدان میں زیادہ سے زیادہ خدمت بجالانے کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی طرف سے

محترم ملک صلاح الدین صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس نزیل کالیکٹ

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ ۲۶ر جون ۱۹۸۶ء کی صبح کالی کٹ تشریف لائے۔ ریلوے اسٹیشن پر احباب جماعت نے نہایت پُرخلوص استقبال کیا۔

مورخہ ۲۹ر جون بروز اتوار شام ۴½ بجے مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں یہاں کے مشہور پارگن ہوٹل میں ایک استقبالیہ پیش کیا گیا۔ اس میں شرکت کے لئے تمام خدام کے علاوہ جماعت کے عہدیداران زیر تبلیغ افراد اور اخباری نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے۔

تلاوت قرآن مجید اور عہد دُہرائے جانے کے بعد مکرم جلال الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور آپ کے ساتھ آئے ہوئے مہمانان کا پُرخلوص رنگ میں استقبال کیا۔ اس کے بعد مکرم اسے پی۔ کنجامو صاحب نے اپنی تقریر میں خلافت کی اہمیت اور برکت پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدی نوجوانوں کی عظیم ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں اس زمانہ کے نہایت خطرناک اور تشویش کن حالات کا نقشہ کھینچنے کے بعد بتایا کہ موجودہ دُنیا میں دائمی امن اور باہمی محبت و پیار اور رواداری کا قیام ایک روحانی انقلاب چاہتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ روحانی انقلاب ایک مامور من اللہ کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دُنیا میں پیدا شدہ عالمگیر روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔

تیسری تقریر مقامی مبلغ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے تقویٰ الٰہی خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش اور خدا تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی ضرورت پر کی۔

آخر میں محترم ملک صلاح الدین صاحب نے تاریخی حقائق اور مختلف ایمان افروز روایات پر مشتمل پُراز معلومات تقریر فرمائی۔

یہ بات واضح رہے کہ حکومت کیطرف سے شائع شدہ ہائی سکول کی دسویں جماعت کی Social Studies کی کتاب میں بیسویں صدی کے قومی مصلحین کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک مذہبی اور قومی ریفارمر کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ اس پر کیرلہ کے طول و عرض میں وسیع پیمانے پر مسلمانوں کی مختلف تنظیموں نے خاص کر جماعت اسلامی اور اس کے شعبۂ طلباء نے شدید احتجاج کر کے حکومت کو مختلف رنگ میں دھمکی دی تھی۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف مسلمانوں کے اخبار چندریکا (Chandrika) میں کئی مضامین اور خطوط شائع ہوئے۔ ان کے جواب میں ماتروبھومی اور کالیکٹ ٹائمز میں جماعت کیطرف سے مضمون اور خطوط شائع ہوئے۔ بالآخر مسلم تنظیموں کے احتجاجی جھموں اور دباؤ میں آکر حکومت شعبۂ تعلیم نے اعلان کیا کہ اس کتاب میں سے مذکورہ حصّہ کو نہ پڑھایا جائے۔ اس پر جماعت احمدیہ کالیکٹ اور احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے حکومت سے شدید احتجاج کیا۔

اس استقبالیہ تقریب میں تمام مقررین نے اس امر پر تبصرہ کیا تھا۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنی جوابی تقریر میں اس بات پر اظہار خیال فرماتے ہوئے بتایا کہ اس معمولی بات پر ہمیں زیادہ متفکر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے قرآن مجید اور دیگر تاریخی روایات کی روشنی میں انبیاء کی مخالفت خاص کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے کئی دردناک واقعات بیان کئے۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی مخالفت کا ذکر کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کو دن دوگنی رات چوگنی حاصل ہونے والی خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایمان افروز رنگ میں تذکرہ فرمایا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مذہبی دُنیا میں جو عالمگیر روحانی انقلاب ہوا تھا اس کا اعتراف کرتے ہوئے پادری زویمر، مولانا ابوالکلام آزاد اور فونو بانجائے وغیرہ مفکرین کے اعتراف کا ذکر کیا۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ قیام پر ۱۹۸۹ء میں ایک سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے عالمگیر منصوبوں پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدی نوجوانوں کی عظیم ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

محترم ملک صلاح الدین صاحب کی تقریر کا ترجمہ ساتھ کے ساتھ مکرم احمد سعید صاحب کرتے رہے۔ آخر میں مکرم مسلم احمد صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد یہ تقریب نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب سے قبل ایک پُرتکلّف ٹی پارٹی ہوئی تھی۔

اس تقریب کی رپورٹ مع خلاصہ تقریر محترم ملک صاحب دوسرے دن یعنی ۳۰ جون کے اخبار ملیالہ منورما میں نمایاں رنگ میں شائع ہوئی۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مورخہ ۲۷ر جون کو محترم ملک صاحب نے جماعت احمدیہ کالی کٹ کی طرف سے منعقدہ تربیتی اجلاس کو بھی قریبًا ایک گھنٹہ مخاطب فرمایا تھا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تقریروں کے دیرپا اور دُور رس نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

اعلان نکاح و تقریب شادی

مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۸۶ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے برادرم محمد شفیع احمد صاحب غوری ابن مکرم محمد امام صاحب غوری، کے نکاح کا اعلان فرمایا جو عزیزہ مبارکہ شفیقہ سلمہا بنت مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی مرحوم کے ساتھ مبلغ دس ہزار ایک سو روپے حق مہر پر قرار پایا۔ ایجاب و قبول سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب نے فریقین کے خاندان کے نیک اوصاف و خدمات سلسلہ کا ذکر کر کے تقویٰ اللہ پر زور دینے کیطرف توجہ دلائی اور اجتماعی دُعا کروائی۔ شادی کی غرض سے چھ افراد پر مشتمل بارات حیدر آباد سے ۹ر جولائی کو قادیان پہنچی مورخہ ۱۰ر جولائی کو شادی کی تقریب عمل میں آئی چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دُلہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا کروائی بعدہٗ بارات مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی مرحوم کے مکان پر گئی جہاں تلاوت و نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔

اگلے روز مورخہ ۱۱ر جولائی کو بعد نماز مغرب مکرم محمد امام صاحب غوری نے اپنے بیٹے محمد شفیع صاحب غوری کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کر کے قریبًا تین صد افراد کو مدعو کیا۔ برادرم محمد شفیع احمد صاحب غوری نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۲۱۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرًا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد انعام غوری قادیان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت متوجہ ہوں!

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کا دینی نصاب کا امتحان۔ ستارۂ اطفال، ہلال اطفال، قمر اطفال، بدر اطفال ماہ اگست کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ پرچہ جات مجالس کو بھجوائیں جائیں گے۔ اطفال کو اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کریں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مرکز احمدیت قادیان میں ہفتہ قرآن بقیہ صفحہ اوّل

قادیان ہفتہ قرآن کا دوسرا شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم شیخ عبداللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امرتسری نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم مبلغ انچارج تبلیغ قادیان نے "تربیت اولاد کی اہمیت قرآن مجید کی رو سے" کے موضوع پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔

تیسرا شبینہ اجلاس:- مورخہ ۱۳ر جولائی بروز اتوار ہفتہ قرآن کا شبینہ اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم زاہد مشرف صاحب لجور نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم مولانا جاوید اقبال صاحب اختر نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب طاہر صدر مدرس مدرسہ احمدیہ نے "قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے" کے موضوع پر بڑی پر مغز اور علمی تقریر فرمائی۔

چوتھا شبینہ اجلاس:- مورخہ ۱۴ر جولائی کو زیر صدارت محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ یہ اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم منیر احمد صاحب بنگالی کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ نے جماعت احمدیہ اور تبلیغ اور اشاعت قرآن کے موضوع پر دلچسپ معلوماتی تقریر فرمائی۔

پانچواں شبینہ اجلاس:- مورخہ ۹ر جولائی بروز بدھ پانچواں شبینہ اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری سعید احمد صاحب بی اے ناظر امور عامہ منعقد ہوا۔ مکرم رضاء الکریم صاحب بنگالی کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم نذیر احمد صاحب شیلے درویش کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے" کے موضوع پر بہت پر مغز اور معلوماتی تقریر فرمائی۔

چھٹا شبینہ اجلاس:- مورخہ ۱۰ر جولائی کو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم کی زیر صدارت ہفتہ قرآن کا چھٹا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم قاری محمد احمد صاحب آف الہ آباد نے بڑی خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "قرآن مجید تمام الٰہی کتب کی پاک تعلیمات کا مجموعہ ہے" کے موضوع پر عمدہ رنگ میں فاضلانہ تقریر فرمائی۔

ساتواں شبینہ اجلاس:- مورخہ ۱۱ر جولائی کو ہفتہ قرآن کا ساتواں شبینہ اجلاس زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ قادیان منعقد ہوا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم منیر احمد صاحب فوٹوگرافر کی نظم خوانی کے بعد خاکسار عبدالقادر دہلوی کی تقریر "قرآن کریم میں انفاق فی سبیل اللہ کا حکم" کے موضوع پر ہوئی۔

سب اجلاسات مختصر صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ برخاست ہوتے رہے۔ اور ساتویں اجلاس کے اختتام پر صدر اجلاس نے ہفتہ قرآن کے انعقاد کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے تفصیل سے خدمت قرآن۔ اشاعت قرآن کے تعلق میں جماعت احمدیہ کا ذکر کیا۔ آپ نے بہت سے روح پرور واقعات اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی باتیں سنا کر حاضرین بالخصوص نئی نسل کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ اس طرح ہفتہ قرآن کے یہ شبینہ اجلاسات کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔ احباب و مستورات کثیر تعداد میں شریک ہو کر ہفتہ قرآن کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین ❋

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

★— مکرم عبدالحمید کریم صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۳۰ تا ۶ ایک ہفتہ کے لئے تعلیمی کلاس کا انعقاد کیا گیا اس کلاس کا اجراء دعا کے ساتھ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے فرمایا چالیس خدام نے شرکت کی خدام کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نے کیا۔ تبلیغ کے مواقع فراہم ہوئے۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے خصوصی تعاون دیا۔

ایک ہفتہ خدمتِ خلق کا بھی منایا گیا۔ اجلاسات بھی منعقد کئے گئے۔ خدام و اطفال نے اس میں خوب جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ غریبوں اور ناداروں کی امداد کی گئی۔ غریب بچوں کو کتب خرید کر دی گئیں۔ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ کچھ نوجوانوں کو ہنر سکھانے کا انتظام کیا گیا۔ مبلغ/۳۰۰ روپے راہِ مولیٰ میں خرچ کئے گئے۔

مورخہ ۵ر مئی ۸۶ء کو یوم اطفال منایا گیا۔ اطفال نے اردو۔ انگریزی اور بنگلہ میں تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی سلطان احمد ظفر صاحب نے بھی اطفال کو نصائح فرمائیں۔

★— مکرم سید عبدالرحیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۴ر جون ۸۶ء کو مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کے زیر اہتمام ایک مقابلہ ہوا جس میں خدام اور اطفال سے قرآن مجید کی سورتیں سنی گئیں اور اوّل دوم سوم آنے والے خدام اور اطفال کو مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب قائد علاقائی نے انعامات تقسیم کئے۔ صدر جماعت کی دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

★— مکرم ایم مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورب تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۸ کو مکرم عبدالمجید صاحب کی زیر صدارت مسلمانوں کے علاقے میں مجلس خدام الاحمدیہ سورب کا ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ یہ اجلاس تبلیغ کا بہترین ذریعہ بنا۔

★— مکرم رحمت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سورو تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۷/۶/۸۶ کو ایک تبلیغی وفد بذریعہ ٹرین کھربدا روانہ ہوا جس میں مکرم مولوی حاتم خان صاحب، مکرم عبدالغفار صاحب، مکرم الیاس صاحب اور خاکسار نے شرکت کی۔ راستہ میں مختلف لوگوں سے تبادلہ خیالات ہوتے رہے۔ پچاس افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ کھربدا میں کافی افراد سے ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی گئی۔

★— مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸۶/۴/۱۷ کو مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ کے زیر انتظام ایک تبلیغی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب نے کی۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ کی تلاوت کے بعد خاکسار نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں مہمان خصوصی ایک دیوبندی فاضل تھے۔ جن کا خاکسار نے تعارف کرایا۔ مکرم مولانا قاضی سلیم الدین صاحب فاضل دیوبندی۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ کی تقاریر ہوئیں۔ بعدہٗ صدر مجلس کا خطاب ہوا۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا ✚

معارف قرآن بقیہ صفحہ (۲)

یوگوسلاویہ کے ایک سکالر کے مطابق اس کو پڑھنے کے بعد کمیونسٹ ممالک کے لوگوں کو بھی اسلام کے متعلق اپنے نظریات بدلنے پڑیں گے۔ لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ فلاسفی بھی آج سکھا سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے ہدایت یافتہ ہوں۔ کیا خاتم النبیین کا یہ مطلب ہے کہ اُمت گمراہ ہو جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی مدد اور ہدایت کے لئے کسی کو نہیں بھیجے گا۔ یا کوئی آسمانی مدد پریشان حال اُمت کے لئے ۲۴

۲۴ نہ آئے گی۔ کیا یہ نعمت ہے یا لعنت؟
مسلمان علماء کے نزدیک دجال برحق ہیں وہ آئیں گے ۳۰ بھی آئیں تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس کی پیشگوئی ہے۔ لیکن نبی ہرگز نہیں آ سکتا۔ اور اُمتِ محمدیہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دی گئی ہے کیا عجیب منطق ہے۔
(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۱۳/۶/۸۶)

احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے نہایت مفید کتاب

"دینیات کی پہلی کتاب"

از نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

صفحات ۱۲۸ سائز ۲۰×۳۰/۱۶

مصنف :۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل

یہ کتاب نظارت دعوۃ و تبلیغ نے احمدی بچوں کی ابتدائی تعلیم و تربیت کے لئے شائع کرائی ہے۔

اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں دینِ اسلام کی بنیادی باتیں۔ ایمانیات۔ نماز مترجم بطرز جدید۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۶۳ سالہ زندگی کے موٹے موٹے ضروری واقعات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح۔ قومی شعائر (اخلاق حسنہ) نہایت آسان اور عام فہم پیرایہ میں درج کئے گئے ہیں۔

اتنی خوبیوں کے ہوتے ہوئے بھی نظارت ہذا نے احمدی نونہالوں کی تعلیم و تربیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی قیمت صرف ۔/۳ روپے رکھی ہے۔ مبلغین کرام۔ صدر صاحبان اور عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ وہ نئی پود کی تعلیم و تربیت کے لئے اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر احمدی نونہالوں میں تقسیم کریں۔ کیونکہ یہ ان کی تعلیم و تربیت کا نہایت آسان اور بہترین ذریعہ ہے۔

درخواست ہائے دُعا

☆ــــ مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب سیکرٹری مال بنگلور مبلغ ۔/۱۰ روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اُن کی بڑی لڑکی عزیزہ بی بی ہاجرہ تسنیم صاحبہ امسال میڈیکل M.B.B.S کا فائینل ایئر کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب سے عزیزہ کی امتحان میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے نیز اپنے کاروبار میں برکت و ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ☆ــــ مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سری نگر تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں مبارک احمد صاحب سری نگر مبلغ ۔/۱۰۱ روپے مد صدقہ میں ادا کرتے ہوئے اپنے اور اپنے خاوند اور اولاد کی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے تمام احباب سے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ــــ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک یاری پورہ صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کشمیر کے تین عزیزان مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر ممتاز الدین صاحب نے علی الترتیب ایم ڈی میڈیسن (M.D. Medicine) ایم ڈی سائیکیٹری (M.D. Psychiatry) اور ایم ڈی سرجری (M.D. Surgery) کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کی یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور عزیزان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ ☆ــــ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سکندرآباد تحریر کرتے ہیں کہ اُن کی خوشدامن صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد علی صاحب مرحوم بوجہ کمزوری علیل ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ☆ــــ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور افضالِ الٰہی کے حصول کے لئے نیز اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

صدر صاحبان و عہدیداران مال کی توجہ کے لئے

جیسا کہ آپ کو اخبار بدر اور نظارت بیت المال آمد کی طرف سے جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے صدر صاحبان اور عہدیداران مال کی خدمت میں بھجوائے گئے خطوط اور سرکلر لیٹرز سے علم ہو چکا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاءِ مبارک یہ ہے۔ کہ افراد جماعت اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کریں۔ اور اپنی صحیح آمد بتانے میں اخفاء سے کام نہ لیں۔ کوئی احمدی اس امر سے غافل نہیں رہ سکتا کہ یہ الٰہی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہی چندہ دیا جاتا ہے اور غلط بیانی کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہو سکتا نہ خیر و برکت حاصل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا صدر صاحبان اور عہدیداران مال کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے افراد کے بجٹ اور ان کی آمد کا جائزہ لے کر سال رواں ۸۷-۱۹۸۶ء کا بجٹ حضور کے منشاءِ مبارک کے مطابق تیار کر کے جلد از جلد نظارت بیت المال آمد میں بھجوا دیں اور پھر دوران سال میں اس کی صد فیصدی وصولی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔

(۲) :ــــ علاوہ ازیں حضور نے جماعتی ضروریات کے لئے بعض دوسری مالی تحریکات کا بھی اعلان فرماتے ہوئے ان تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً: چندہ نئے مراکز۔ چندہ سیدنا بلال فنڈ اور توسیع مکانات بھارت فنڈ ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے جماعت وار وعدہ جات اور وصولی کی فہرستیں طلب فرمائی ہیں۔ لہٰذا آپ اپنی جماعت کے جملہ افراد کی ایسی فہرستیں جلد از جلد تیار کر کے نظارت بیت المال آمد قادیان کو بھجوا دیں۔ تاکہ حضور کی خدمت میں پیش کی جانے والی فہرست میں آپ کی جماعت کا نام شامل ہونے سے رہ نہ جائے۔

(۳) :ــــ توسیع مکانات بھارت فنڈ۔ تحریک کا تعلق بھارت کے احمدیوں سے ہے۔ اور حضور نے اس کی ذمہ داری بھارت کے احمدیوں پر ڈالی ہے۔ اس فنڈ سے مقدس مقامات کی مرمت اور بعض نئی تعمیرات کے علاوہ مسجد احمدیہ دہلی کی تعمیر اور بعض دیگر بیرونی جماعتوں میں مساجد اور مشن ہاؤسز تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔ لہٰذا اس بابرکت مالی تحریک میں بھارت کے ہر احمدی کو اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔

نیز جن جماعتوں کے افراد بسلسلہ تلاش روزگار بیرونی ممالک میں گئے ہوئے ہیں۔ ان کے مکمل پتہ جات نظارت بیت المال آمد کو بھجوائے جائیں۔ اس سلسلہ میں ان کے ساتھ رابطہ قائم کر کے محتاط رنگ میں اس فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کی جائے۔

نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ سرکلر لیٹر بھی جملہ جماعتوں کی خدمت میں ان اُمور کے سلسلہ میں ضروری کارروائی کے لئے لکھا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔

خاکسار
ملک صلاح الدین
ناظر اعلیٰ قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم ابراہیم محی الدین [illegible] نورالدین الہ دین صاحب مرحوم کو مورخہ ۲ر جولائی ۱۹۸۶ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام [illegible] تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ عبدالحمید صاحب [illegible] کی نواسی اور نورالدین الہ دین صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ اس خوشی میں اہلیہ صاحبہ مرحوم نورالدین الہ دین صاحب نے مبلغ [illegible] روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ صحت مند بنائے آمین۔

خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سکندرآباد

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

[illegible] ۱۹۸۶ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۹ء / ہجرت ۱۳۶۵ ہش تا شہادت ۱۳۶۸ ہش مندرجہ ذیل [illegible] جماعت کے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو [illegible] رنگ میں خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ ہلسر یجی

صدر .... مکرم حنیف انصاری صاحب
سیکرٹری مال .... ” لیاقت انصاری صاحب
” تعلیم .... ” یوسف انصاری صاحب
” محاسب .... ” رحمانی انصاری صاحب
نائب صدر .... ” کریم بخش صاحب

کالیکٹ

صدر ...... مکرم اے پی کنہا مو صاحب
سیکرٹری امور عامہ ... مکرم ایم محی الدین کویا صاحب
” مال ...... ” ایم پی کویا ٹی صاحب
جنرل سیکرٹری ...... ” ٹی احمد صعید صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت ...... ” کے عبد الرزاق صاحب
” تعلیم ...... ” ایم کے حسن کویا صاحب
” جائیداد ...... ” کے سی ابوبکر صاحب

سیکرٹری رشتہ ناطہ ...... مکرم ایم کے ابیچی کویا ٹی صاحب
” ضیافت ...... ” سی پی عبد اللہ کویا صاحب
” آڈیٹر ...... ” بی قادری صاحب
محاسب ...... ” سی پی عبد اللہ کویا صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید ...... مکرم ایم نو شبیر صاحب

موریہ پاکنی

صدر ...... مکرم ٹی رایو صاحب
سیکرٹری جنرل ...... مکرم اے پی محمد اسمٰعیل صاحب
” مال ...... ” اے پی افتخار الدین صاحب
” تبلیغ و تربیت ...... مکرم ٹی محمد صاحب
” امور عامہ ...... ” اے عبدو صاحب
” تعلیم ...... ” کے شمس الدین صاحب
” ضیافت ...... ” ٹی بشیر صاحب
” رشتہ ناطہ ...... ” ٹی کنجی محمد کٹی صاحب

پروگرام دورہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے علاقہ جموں و کشمیر

درج ذیل مجالس کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حسب ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ اُمید ہے جملہ مجالس موصوف کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کے سلسلہ میں تعاون کر کے ممنون فرمائیں گے۔ شکریہ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی	نام مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۹ ۸/۸۶	شورت	۳۱ ۸/۸۶	۱	۱ ۹/۸۶
بھدرواہ	۲۰	۲	۲۲	یاری پورہ / چک وتونہ متی	۱ ۹/-	۲	۳
سرینگر	۲۳	۱	۲۴				
اونہ گام ترکپورہ	۲۴	۲	۲۶	آصنور کوریل	۳	۳	۶
یاری پارہ گام	۲۶	۱	۲۷	رشی نگر	۶	۳	۹
اسلام آباد بھیا	۲۷		۲۸	ناصر جن	۹	۱	۱۰
اندورہ	۲۸	۱	۲۹	سرینگر	۱۰	۱	۱۱
ناصر آباد	۲۹	۲	۳۱	قادیان	۱۲ ۹/۸۶	-	-

نوٹ:- مکرم فاروق احمد صاحب کریل مولوی صاحب موصوف کے ساتھ بطور نمائندہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ دورہ کر رہے ہیں۔ قائدین کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

مسجد احمدیہ دہلی کی تعمیر کیلئے ایک تجربہ کار

اوورسیر یا انجینئر کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے دہلی میں تغلق آباد کے INSTITUTIONAL ایریا میں مخصوص ڈی ڈی اے سے چار کنال قطعہ مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے خریدا ہے۔ اور اب اس کی تعمیر کے مرحلہ پر شدت سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ کوئی اپنا احمدی انجینئر یا تجربہ کار اوورسیر مل جائے تو سکے جو اس تاریخی کام کو اپنی نگرانی میں کروائے جو کہ بڑے ثواب کا موجب ہے۔

لہذا درخواست کی جاتی ہے کہ تعمیرات کے کام کا تجربہ رکھنے والا کوئی احمدی انجینئر یا اوورسیر جو اپنی خدمات کم و بیش ایک سال کے لئے پیش کر سکتے ہوں تو وہ اپنے کوائف اور مطلوبہ مشاہرہ سے اطلاع دیں۔

واضح ہو کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک ہے کہ دہلی میں ایک عمدہ اور خوبصورت مسجد کی تعمیر جماعتی نگرانی میں بہتر رنگ میں سرانجام پائے۔ اس کا ڈیزائن حضور نے لندن سے تیار کر کے بھجوا دیا ہے۔ یہ ایک اہم جماعتی خدمت کا کام ہے جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ معقول ماہوار تنخواہ دینے کو تیار ہے۔

اُمید ہے اس خدمت کے لائق افراد کی طرف سے اس تحریک کو جلد مثبت رنگ میں جواب ملے گا۔

ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو نظارت علیاء قادیان کی طرف سے آئندہ ٹرم کے انتخابات عہدیداران کے لئے خطوط و قواعد بھجوا دیئے گئے ہیں۔ آئندہ ٹرم کی مدت ۱-۵-۸۶ سے ۳۰-۴-۸۹ تک ہوگی۔ اُمید ہے جملہ امراء و صدر صاحبان جلد سے جلد انتخابات کروا کر منظوری کے لئے کاغذات نظارت علیاء میں روانہ فرما دیں گے۔ اس امر کی کوشش کی جائے کہ ہر شعبہ کا الگ سیکرٹری مقرر کیا جائے اور خصوصاً مالی تحریکات کے لئے الگ الگ سیکرٹری ہونا ضروری ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جناب ڈی سی صاحب گورداسپور کی قادیان میں آمد

قادیان۔ ۱۱/۷/۸۶ کو جناب ڈی سی صاحب گورداسپور مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے معہ اہل و عیال تشریف لائے۔ مسجد اقصیٰ۔ بہشتی مقبرہ و دیگر مقامات مقدسہ دیکھنے کے بعد آپ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی لٹریچر برانچ میں تشریف لائے۔ لٹریچر برانچ کے شوروم کو دیکھ کر کافی متاثر ہوئے۔

آپ کی زبانی رہنمائی اور جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے تعلق میں جانکاری کے ساتھ ساتھ آپ کی خدمت میں جماعتی لٹریچر بھی پیش کیا گیا اور ساتھ ہی قرآن مجید گورمکھی بھی آپ کو ہدیۃً دیا گیا جس سے آپ کافی محظوظ ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ دوست و احباب مجھ سے یہ کہا کرتے ہیں کہ آپ کے ضلع میں قادیان بھی ہے جو دنیا بھر میں مشہور ہے کیا آپ نے بھی قادیان کی زیارت کی ہے۔ سو میرے دل کی خواہش آج پوری ہو گئی اور مجھے آج قادیان کی زیارت کا موقعہ میسر آیا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH. 275475
RES. 273903

CALCUTTA-700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PH. 219203

THE JANTA

CARD BOARD BOX M.F.G. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORRUGATES BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET CALCUTTA-700072.

نسل انساں مدد اب مانگنا بیکار ہے ۔ اب ہماری تیری درگاہ میں یا رب پکار ہے

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس کمپنی

خاص طور پر ان اغراض کے لیے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹریکٹس
- موٹر وائنڈنگ

E-10 LAXMI GOBIND APARTS J.P. ROAD VERSOVA
FOUR BUNGLOWS ANDHERI (WEST)
PH. NO 574108 - 629389　BOMBAY — 58

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۳-۱۸
نامپلی
حیدر آباد ۵۰۰۰۰۱

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD CALCUTTA-700039

AUTOCENTRE　تار کا پتہ
23-5222　ٹیلیفون نمبرز
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے :- ایمبیسڈر ، بیڈ فورڈ ، ٹریکر

A.M　H.M

S.K.F بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز!

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS

13-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004

PH. NO. 76260, 76250

آٹو ونگس

ھو الناصر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں

معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ ۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیولن ڈیلینز - مدینہ میدان روڈ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر:- 294

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
(پیشکش)
SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA POOL HYDERABAD-500002
P.H.No - 522860

ارشادِ نبوی
اِحْفَظْ لِسَانَكَ
تو اپنی زبان کی حفاظت کر
طالبِ دعا
پیشکش: جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے گی (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)
احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)
گڈلک الیکٹرانکس
اندسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)
ایمپائر ریڈیو ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر
(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO.6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM. MOOSA RAZA
PH.NO- 608558
BANGALORE-2

حیدر آباد میں
فون نمبر - ۴۲۳۰۱
لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۱۶۰۱-۴۸۷ سعید آباد ۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸)
فون نمبر 42416 — ٹیلیگرام ALLIED
الائیڈ ٹریڈرس
سپلائرز ... ۔ ... ۔ ... ہوٹل
پتہ: ... خضب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (A.P)

"بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ!"
(الوصیۃ صفحہ ...)
NIR®
CALCUTTA-15
... ہوائی چپل ... پلاسٹک کینوس کے جوتے!